ماہنامہ

الفرقان

ربوہ

ظہور ۱۳۴۷ ھش

اگست ۱۹۶۸ء

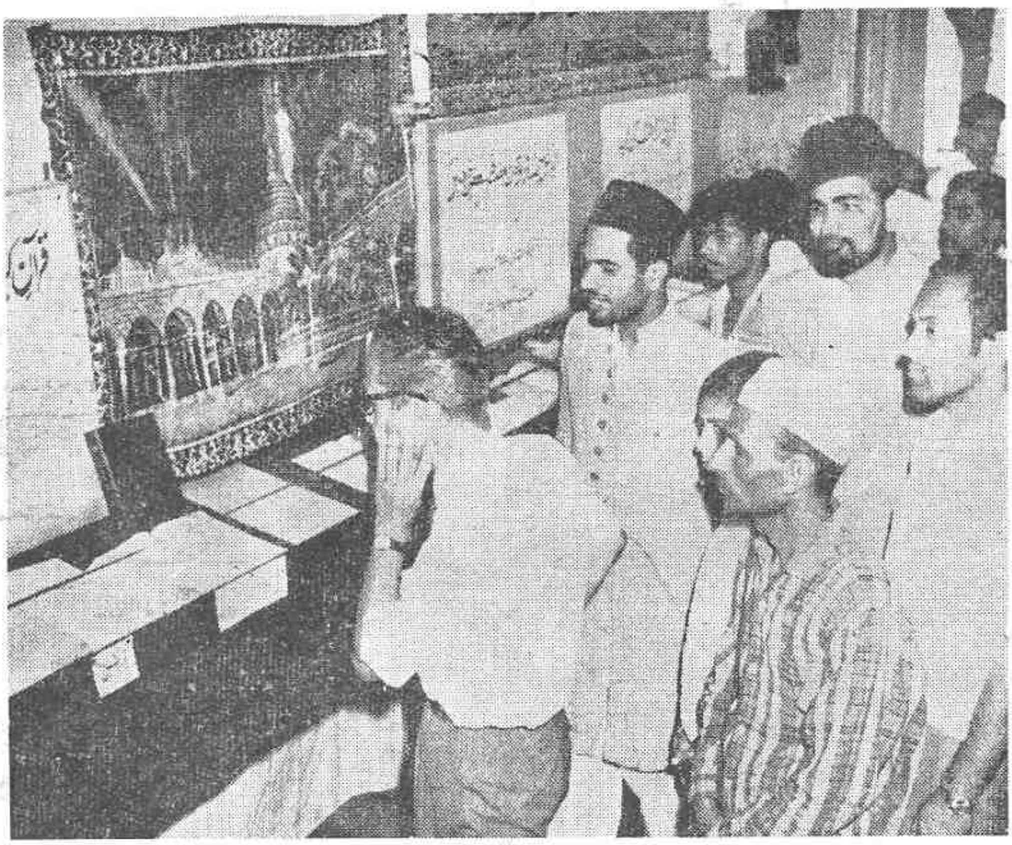

روسی پریس اتاشی مسٹر اکانوچ
احمدیہ دارالتبلیغ کراچی کی نمائش تراجم
قرآن کریم میں ۔ مولانا محمد اجمل شاھد
وضاحت کر رہے ہیں

مُدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

اوپر محترم ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارہ پاکستان نمائش تراجم قرآن کریم کا افتتاح فرما رہے ہیں -

نیچے سینکڑوں زائرین نمائش دیکھنے کے لئے ہال کے باہر انتظار میں ہیں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

جلد ۱۸ — شمارہ ۸

الفرقان

اگست ۱۹۶۸ء

جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ ہجری قمری — ظہور ۱۳۴۷ ہجری شمسی

ایک دینی، تعلیمی اور تبلیغی مجلّہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

(ایڈیٹر)

ابوالعطاء جالندھری

نائبین:-

(۱) دوست محمد شاہد مولوی فاضل

(۲) عطاء المجیب راشد ایم۔اے

سالانہ چندہ

پاکستان کے لئے - - - - چھ روپے

بھارت کے لئے .. .. .. آٹھ روپے

دیگر ممالک کے لئے .. .. تیرہ شلنگ

ہوائی ڈاک سے مزید ایک پاؤنڈ

ایک سالہ کی قیمت - .. .. .. ساٹھ پیسے

ترسیلِ چندہ بنام مینیجر الفرقان ربوہ ہونی چاہیئے۔

تاریخ اشاعت: ہر ہجری شمسی مہینے کی دس تاریخ مقرر ہے۔

فہرست مقالات

- تحریکِ احمدیت کا اوّلین مقصد — اداریہ — ص ۲
- بادۂ عرفانِ ما (فارسی نظم) — حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ — ص ۳
- عربی زبان امّ الالسنہ ہے — (ملفوظات طیبات) — ص ۴
- عالمگیر قرآنی شریعت کی ضرورت — (حضرت مصلح موعودؓ) — ص ۵
- شذرات — ایڈیٹر — ص ۶
- حدیثِ ازل (نظم) — جناب نسیم سیفی — ص ۸
- نمائش تراجم قرآن کریم کراچی — نامہ نگار خصوصی — ص ۹
- افتتاحی خطاب — جناب چودھری احمد مختار صاحب — ص ۱۵
- جوابی خطاب — جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب — ص ۱۸
- دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم — جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد — ص ۱۹
- چند اخبارات کی آراء — ماخوذ — ص ۳۱
- زائرین کے تاثرات — ص ۳۵
- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطوط — ص ۴۱
- اسلام کے بنیادی عقائد پر تمام مسلمان متفق ہیں — (ماخوذ از کوہستان - لاہور) — ص ۴۲

اداریہ

تحریکِ احمدیّت کا اوّلین مقصد

عظمتِ قرآنِ پاک کا قیام

احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دوسرا نام ہے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دینِ اسلام کا اکنافِ عالم میں پھیلنا مقدر ہے۔ قرآنی شریعت کی فضیلت و برتری کا ہر جگہ ثابت و قائم ہونا آسمانی نوشتہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں دجال کے مقابلہ پر قرآن مجید کی قوت سے غلبہ حاصل ہوگا۔ ارشاد ہے وَ الْقُوَّةُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ بِالْقُرْآنِ (کنز العمال) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سب سے بڑا کارنامہ یہی سرانجام دیا کہ مسلمانوں کی توجہ قرآن مجید کی طرف پھیر دی ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا کہ:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن مجید کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صـ۲۵)

جماعت احمدیہ اپنے قیام کے روزِ اوّل سے اسی نصب العین کے حصول کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تبلیغی ادارے اور جگہ بجگہ منادی کرنے والے مبشرین کا یہ وسیع سلسلہ اسی اہم مقصد کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس مبارک جہادِ کبیر کا حلقہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جائیگا۔ یہاں تک کہ تمام آدم زادوں کے لئے ایک ہی پیشوا ہوگا اور ساری نسل انسانی ایک ہی قرآنی شریعت کی پابند ہوگی ——— اے قادر و توانا خدا وہ دن جلد لا۔ آمین +

بادۂ عرفانِ ما

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے ایک انتخاب)

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب
لیک دوناں را بمغزش راہ نیست
ہر دلے از سرِ آں آگاہ نیست
تا نباشد طالبے پاک اندروں
تا نجوشد عشقِ یارِ بے چگوں
رازِ قرآں را کجا فہمد کسے
بہرِ نورے نورے می باید بسے
ایں نہ من قرآں ہمیں فرمودہ است
اندرو شرطِ تطہر بودہ است
گر بقرآں ہر کسے را راہ بود
پس چرا شرطِ تطہر را فزود
نور را داند کسے کو نور شد
وز حجابِ سرکشی ہا دور شد
الغرض فرقاں مدارِ دینِ ماست
او انیسِ خاطرِ غمگینِ ماست
نورِ فرقاں می کشد سوئے خدا
می تواں دیدن ازو روئے خدا

(سراج منیر)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عربی زبان اُمُّ الالسنہ ہے

"زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دُنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔ اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کے فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف امّ الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آتی ہے وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو امّ الالسنہ ہو، تا اس کو ہر یک زبان اور اہلِ زبان سے ایک فطری مناسبت ہو، اور تا وہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو جو ان چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں۔ لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم ربّ قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں اور اسی کی ذرّیات ہیں اس لئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں۔ ہاں یہ ضروری تھا کہ اقویٰ اور اعلیٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو کیونکہ وہ امّ الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالیٰ کے مُنہ سے نکلی ہے۔ اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعویٰ کیا اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں اس لئے بداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑا۔ ورنہ دوسری کتابیں بھی باطل ٹھہریں گی۔"

(منن الرحمٰن)

عالمگیر قرآنی شریعت کی ضرورت

(سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم سے)

"الغرض جب انسانی دماغ اس حد تک پہنچ گیا کہ مختلف حالات کے متوازی تعلیمات کو سمجھ سکے اور موقع مناسب پر ان کا استعمال کر سکے۔ جب انسان باہمی میل جول کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنے کے قابل ہوا کہ سب بنی نوع انسان ایک ہی ہیں اور سب کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے اور سب کو ہدایت دینے والا ایک ہادی ہے تب اللہ تعالیٰ نے ریگستانِ عرب کی بستی مکہ میں اپنا وہ آخری پیغام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا جس کی پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی وہ خدا تعالیٰ تمام تعریفوں کا مستحق ہے جو ہر قوم اور ہر ملک کی یکساں ربوبیت کرنیوالا ہے اور اس کی ربوبیت کا پہلو کسی ایک قوم یا ایک ملک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اور جس پیغام کا خاتمہ ان آیات پر ہوتا ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ یعنی تو کہہ میں اس خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں جو تمام بنی نوع انسان کا رب ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کا بادشاہ ہے جو تمام بنی نوع انسان کا معبود ہے۔ وہ شخص جس پر یہ کلام نازل ہوا وہ شخص یقیناً آدمِ ثانی تھا۔ جس طرح آدمِ اوّل کے زمانہ میں ایک ہی کلام اور ایک ہی اُمت تھی اسی طرح اس کے زمانہ میں بھی ایک ہی کلام اور ایک ہی اُمت ہو گئی۔ پس اگر اس دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ایک ہی ہے اور اگر وہ تمام اقوام اور تمام ممالک کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے تو ضروری تھا کہ کسی وقت تمام قومیں اور تمام افراد ایک نقطۂ مرکزی کی طرف جھکتے یا ایک نقطہ پر جمع ہونیکا سامان ان کیلئے پیدا کیا جاتا۔ اور اس ضرورت کو صرف قرآن کریم پورا کرتا ہے۔ قرآن کریم کے بغیر دنیا کی رُوحانی پیدائش بالکل بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ دنیا اگر روحانی طور پر ایک نقطہ پر جمع نہیں ہوتی تو خدائے واحد کی وحدانیت کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔ شروع شروع میں دریاؤں کے کئی نالے ہوتے ہیں مگر دریا آخر ایک وسیع رستہ میں اکٹھا ہو کر بہہ چلتا ہے تب اس کی شان و شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ موسیٰؑ، عیسیٰؑ، زرتشتؑ، کرشنؑ اور دوسرے انبیاء کی تعلیمات پہاڑی نالے تھے۔ اپنی اپنی جگہ وہ بھی مفید کام کرتے رہے تھے مگر ان نالوں کا ایک دریا میں مل جانا خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور بنی نوع انسان کی انتہائی ترقی پر پہنچنے کے لئے نہایت ضروری تھا۔" (دیباچہ تفسیر القرآن)

شذرات

۱۔ اتحاد بین المسلمین کا راستہ

ہم الفرقان کے اس شمارہ میں روزنامہ کوہستان لاہور کا ایک قیمتی مقالہ شامل اشاعت کر رہے ہیں اس سے قارئین کرام اندازہ لگا سکیں گے کہ مسلمان کہلانے والوں میں اتحاد و اتفاق کا راستہ کونسا ہے۔ ہم الفرقان اپریل و جولائی میں اپنا مسلک اس بارے میں درج کر چکے ہیں۔ فاضل نامہ نگار کوہستان کے خیالات خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔ بلکہ اسی کام کے پیشِ نظر وسعتِ حوصلہ سے کام لینا از بس ضروری ہے۔

۲۔ مسلمان فرقوں میں رواداری

ہفت روزہ المنبر لائل پور لکھتا ہے:۔

"اسلام میں جتنے فرقے بن چکے ہیں انہیں مٹایا نہیں جا سکتا اور (نہ) انکا مٹانا ضروری ہے۔ لہٰذا تمام فرقوں کو مکاتب خیال (Schools of thought) تصور کرنا چاہیئے۔ کوئی فرقہ دوسرے فرقہ سے بغض ہرگز نہ رکھے کسی کو ہمخیال بنانا ہو تو دوستوں اور بھائیوں کی طرح بنائے"۔

(المنبر ۲۷ر جولائی ۱۹۶۸ء ص۹)

یہ وہ صحیح طریق ہے جس سے باہم تعلقات استوار ہو سکتے ہیں اور دوسروں کو ہمخیال بنانے کی بھی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ علماء صاحبان اس رواداری کے طریق کو اپنائیں گے۔

۳۔ اپنے اپنے پیش نماز کے پیچھے نماز

مسلمان فرقوں میں خیرسگالی کے ذکر پر شیعہ معاصر معارفِ اسلام لکھتا ہے:۔

"طالب علموں کو وہ باتیں پڑھائی جائیں جن پر ان فرقوں کا اتفاق ہے تاکہ نہ کسی پر جبر ہو اور نہ بدمزگی پیدا ہو اور نہ کسی کو اپنے طریق کے مطالبات کرنا پڑیں۔ اور اگر کہیں نماز ادا کرنی پڑے تو وہ اپنے پیش نماز کی قیادت میں ادا کریں۔ اس طرح ہر ایک کی آزادی بحال رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے گا"۔

(معارفِ اسلام جولائی ۱۹۶۸ء ص۱۵)

ہمارے نزدیک شیعہ صاحبان کی یہ تجویز مناسب ہے۔ نماز ایک دینی فرض ہے جب تک عقیدۃً پورا توافق نہ ہو کسی کو زید یا بکر کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ وہ نماز ہی کیسی ہے جو جبر و اکراہ سے ادا کرائی جائے؟ اسلئے عمومی اتحاد بین المسلمین کے لئے نماز پیچھے پڑھنے کی شرط غیر ضروری ہے اور دلائل اور محبت و سلوک سے کسی کو ہمنوا بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۔ احمدی یقیناً مسلمان ہیں

ہائی کورٹ میں شورش کیس کے سلسلہ میں ہفت روزہ لولاک راوی ہے کہ:۔

"سماعت کے آخری دو دن ۵ و ۶ جولائی کو ایڈووکیٹ جنرل سید اکبر اور ڈپٹی جنرل شیخ غیاث الدین نے صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی طرف سے اپنے دلائل دیئے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے قادیانیوں کے متعلق حکومت کا یہ موقف پیش کیا کہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لہذا وہ مسلمان ہیں اور انہیں مسلمانوں کے حقوق حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔" (لولاک ۱۲ جولائی ۱۹۶۶ء)

۵۔ مدارس دینیہ میں قرآن کریم سے بے اعتنائی

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اپنے مدارس دینیہ سے فارغ ہونے والے علماء کے متعلق لکھتا ہے:۔

"کتنے مدارس دینیہ ہیں جن میں باقاعدہ قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے؟ اب یہ بیچارے قرآن مجید کو کیا سمجھیں گے اور مسئلہ توحید کو کیا سمجھیں گے جس کی توضیح کے لئے قرآن نازل ہوا۔" (تعلیم القرآن راولپنڈی اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۴)

اصل دین تو قرآن مجید ہے اگر اسی کا ترجمہ و تفسیر "مدارس دینیہ" میں نہیں پڑھائے جاتے تو پھر ان کا نام مدارس دینیہ کس بناء پر رکھا گیا ہے؟

۶۔ وفات مسیح کا اعتراف

اہلحدیث معاصر الاعتصام لکھتا ہے:۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام نہایت کس مپرسی کے عالم میں اس دنیائے فانی سے چل بسے۔ بعض کو شہید ہونا پڑا تو بعض شدید اذیتوں میں مبتلا کئے گئے اور ان میں حضرت عیسیٰ، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت ایوب اور حضرت یونس علیہم السلام جیسے اولوالعزم انبیاء کرام شامل ہیں۔" (الاعتصام لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ الاعتصام کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان انبیاء علیہم السلام میں شامل ہیں جو اس "دنیائے فانی سے چل بسے"۔ گویا یہ وفات مسیح کا صریح اعتراف ہے۔

۷۔ تراجم قرآن کریم کی نمائش

الفرقان کے اس شمارہ میں زیادہ تر مقالات قرآن کریم کے تراجم کی اس نمائش سے متعلق ہیں جس کا اہتمام گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کراچی نے کیا تھا۔ ان کو الف کو پڑھنے سے ہر قاری کو خوشی حاصل ہوگی اور اس کے دل سے اس نیک کام کے منتظمین کے لئے دعا نکلے گی۔

ہم جماعت احمدیہ کراچی کو اس عمدہ مثال قائم کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ امیر جماعت کراچی محترم چوہدری احمد مختار صاحب، اور مربیان سلسلہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب و مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد اور دیگر اراکین مجلس منتظمہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین

حدیثِ ازل

(نتیجۂ فکر جنابِ نسیم سیفی)

ہر ایک بات مری حاملِ حدیثِ ازل
ہر ایک کام ہے مرا پیامِ سعیِ عمل

خرد سے لمحہ بہ لمحہ تفکرات بڑھے
جنوں کی راہ پہ آتے ہی دل گیا ہے سنبھل

سکوتِ شب کا ہر اک شخص احترام کرے
یہ کیف وہ ہے کہ جس کا نہیں ہے کوئی بدل

مری زباں کو پابندِ خامشی نہ بنا
مرے خیال کی کلیوں کو اس طرح نہ مسل

ہزار سال کی دھندلاہٹوں سے بہتر ہے
نظر نواز طلوعِ سحر کا ایک ہی پل

زہے نصیب ملی ہے متاعِ فکر مجھے
زہے نصیب کہ یکساں ہیں میرے قول و عمل

حرم ہی تیرے سفر کی جو آخری حد ہے
نسیم شوق سے تو بتکدے کی جانب چل

نمائش تراجم قرآن کریم کراچی

(الفرقان کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

چودہ سو سالہ جشن نزولِ قرآن کریم کے مبارک موقعہ پر پاکستان میں جو تقریبات منعقد کی گئیں ان میں اپنی انفرادی اور ممتاز نوعیت کی حامل وہ تقریب تھی جو دنیا کی مختلف اور اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی نمائش کے طور پر کراچی میں منعقد کی گئی۔ قرآن مجید دائمی شریعت ہے اور خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس کی لفظی و معنوی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے بلکہ اپنے وعدہ کے موافق اس کی عالمگیر اشاعت کے اسباب و ذرائع بھی مہیا فرماتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اکنافِ عالم میں قرآنی انوار کو پھیلائے اور الحاد و مادیت کی تاریکی کو دور کرے۔

نمائش تراجم قرآن کریم کا انعقاد ۱۵ر جون سے ۲۸ر جون تک دو ہفتہ کے لئے احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی کے ہال میں کیا گیا تھا۔ ہال کو ایک بڑے محراب سے ساتھ مزین کیا گیا۔ روشنی کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا اور باہر بندر روڈ پر ایک بڑا بینر لگوایا گیا جس کی وجہ سے نمائش کو بہت شہرت حاصل ہوئی اور لوگوں کے لئے خاصی دلکشی کا باعث ہوئی۔ اخبارات میں بھی نمائش کی خبر متعدد مرتبہ شائع ہوئی اور ریڈیو سے بھی نشر ہوئی۔ معززین کراچی کو بذریعہ دعوتی کارڈوں کے مدعو کیا گیا۔

۱۵ر جون کو نمائش کے افتتاح کے لئے چھ بجے شام کا وقت مقرر تھا۔ افتتاحی تقریب کے لئے احمدیہ دارالمطالعہ کے سامنے شامیانوں کے نیچے حاضرین کے لئے کرسیوں پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ عین وقت مقررہ پر ملک کی علم دوست اور نامور شخصیت یعنی جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان سابق مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک آف پاکستان اس مبارک نمائش کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اس موقعہ پر علمی حلقوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نظم ع "جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" سے ہوا۔

اس کے بعد محترم امیر جماعت احمدیہ چوہدری احمد مختار صاحب نے اس نمائش کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ نے تراجم قرآن کریم کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یورپ کے مستشرقین نے صلیبی جنگوں کے بعد جو تراجم قرآن کریم شائع کئے وہ اُنکے متعصبانہ اور معاندانہ رویہ کے آئینہ دار ہیں اسلئے

اس امر کی ضرورت تھی کہ قرآن مجید کے ایسے تراجم شائع کئے جائیں جو صحیح اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرنے والے ہوں۔ چنانچہ وقت کی اس اہم ضرورت کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ المصلح الموعودؓ نے تراجم قرآن کریم کا جامع منصوبہ مرتب فرمایا اور لاکھوں روپیہ کے صرف سے دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم کروائے جن میں سے دس کلی یا جزوی طور پر اشاعت پذیر ہو چکے ہیں اور باقی کے لئے کام جاری ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا پروگرام یہ ہے کہ دُنیا کی تمام اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر دیئے جائیں تاکہ اقوام عالم اس صحیفہ خداوندی سے مستفید ہو سکیں۔

آپ کے بعد مکرم ڈاکٹر عمت الرحمن صاحب نے اپنے عالمانہ خطاب میں تراجم قرآن کریم کی نمائش کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کی کیونکہ قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے جو ہماری تمام فلاح و بہبود کا سرچشمہ ہے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ قرآنی پیغام کو اقوام عالم تک پہنچایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اور جو جماعتیں اس کار عظیم میں مصروف ہیں وہ تعریف و تحسین کی مستحق ہیں۔

اس کے بعد نمائش کا افتتاح عمل میں آیا۔ دُنیا کی تقریباً اکیس [۲۱] زبانوں کے تراجم اور نادر نسخے بڑی ترتیب کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ معزز مہمانوں نے سب سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ کے چارٹس کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی دو قرآن مجید تھے جن میں سے ایک پاکستان اور ایک جرمنی کا مطبوعہ تھا۔ اس کے بعد انگریزی تراجم میں جماعت احمدیہ کا مطبوعہ قرآن کریم انگریزی تھا جس کا دیباچہ اور بامحاورہ ترجمہ بہت دلکشی کا باعث ہوا۔ اس کے ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب اور پکتھل کے تراجم تھے۔ اسی طرح مستشرقین یورپ آر بیری، راڈویل، پامر اور دائین جیسے لوگوں کے تراجم تھے اور ان کے اوپر قرآنی انگریزی تراجم کا سن وار چارٹ آویزاں تھا۔ اس کے بعد فرنچ تراجم تھے جن میں ایڈورڈ لاسنے اور سوادی اور جماعت احمدیہ کے زیر اشاعت ترجمہ کا ایک ورق تھا۔ اس کے بعد ڈینش ترجمہ کا تین جلدوں میں خوبصورت سیٹ تھا۔ پھر سپینش ترجمہ کا ایک ورق تھا (اس زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے)۔ اس کے ساتھ ہی جرمن اور ڈچ کے خوبصورت تراجم تھے۔ معزز مہمانوں نے ان تراجم اور ان کے ساتھ ٹیکسٹ کو بہت پسند فرمایا۔ اس کے بعد ٹرکش ترجمہ تھا جو ڈو گرال کا تھا اس کے بعد ملائی زبان کا ترجمہ تھا جو ابھی شائع نہیں ہوا (یہ ترجمہ مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے کیا ہے)۔

اُردو تراجم میں سے شاہ عبد القادر، شاہ رفیع الدین، ڈپٹی نذیر احمد، تفسیر صغیر از حضرت المصلح الموعودؓ، تفسیر ماجدی، ترجمہ اشرف علی تھانوی، ترجمہ مولوی محمود الحسن، ترجمہ مولوی فرمان علی اور ترجمہ

مولوی مقبول احمد وغیرہ موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی شاہِ ایران کا مطبوعہ خوبصورت قرآن مجید تھا اور فقیر وحید الدین صاحب کا مطبوعہ خوبصورت قرآن کا نسخہ موجود تھا۔ نیز قرآن مجید کے پانچصد پُرانے نسخے اور عہدِ مغلیہ کے بعض نادر قلمی نسخے بھی موجود تھے اور ان کے پیچھے دُنیا کا رنگدار نقشہ آویزاں تھا جس میں ان تمام زبانوں کو دکھایا گیا تھا جن میں تراجم اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

اِن تمام تراجم کو یکجائی طور پر دیکھ کر جناب ممتاز حسن صاحب نے بے اختیار اِس امر کا اظہار کیا کہ یہی فرقان مجید تمام مسلمانوں کو اکٹھا کر سکتا ہے اور جماعت نے یہ کام کر کے بہت عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔

اس کے بعد معزز مہمان پھر ہال میں داخل ہوئے جہاں سندھی زبان کا پُرانا ترجمہ تھا جس کے ساتھ ہی فارسی ترجمہ بھی تھا۔ اس کے بعد ہندی ترجمہ کا پارہ تھا جو حال ہی میں قادیان سے شائع ہوا ہے اس کے ساتھ ہی چینی، جاپانی اور روسی تراجم تھے۔ اس کے بعد گجراتی زبان کے تین مختلف تراجم تھے۔ اس کے ساتھ افریقہ کی تین مشہور زبانوں یعنی سواحیلی، یوروبا اور یوگنڈی تراجم تھے۔ یہ تراجم مہمانوں کے لئے بڑی دلکشی کا باعث ہوئے۔ اس کے بعد آغا شاعر قزلباش اور سیماب اکبرآبادی کے منظوم تراجم کے دو پارے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ قرآن مجید تھا جو تیس اوراق میں ہے اور اس کی ہر ابتدائی سطر حرف واو سے شروع ہوتی ہے۔ یہ قرآن مجید کلکتہ سے شائع ہوا تھا اور سٹیٹ بنک کی لائبریری سے لیا گیا تھا۔ اس کے بعد سردار محمد یوسف صاحب کا گورمکھی ترجمہ تھا جو قادیان سے شائع ہوا تھا۔ آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "منن الرحمٰن" کا ایک اقتباس چارٹ پر مندرج تھا اور اس کے نیچے مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کے متعلق دو کتب تھیں۔ یہ دلچسپ انکشاف کتب بھی مہمانوں کے لئے گہری دلچسپی کا باعث ہوا۔

اس کے علاوہ قرآن مجید کے متعلق خوبصورت معلوماتی چارٹس اور کچھ فوٹو (جن میں ہمارے مبلغین بیرونی ممالک کی معزز شخصیتوں کو قرآن مجید پیش کر رہے ہیں) ہال کی رونق میں اضافہ کر رہے تھے۔ معزز مہمان تراجم کی اس قدر کثرت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور وزیٹرز بک میں تحریر فرمایا:۔

"قرآن کریم کے ترجموں کی یہ نمائش
ایک نہایت ہی مستحسن اقدام ہے۔
اس سے لوگوں کو اَور زبانوں میں ترجمہ
کرنے اور انہیں دُنیا میں پھیلانے
کی ترغیب ہوگی۔ خدا کرے یہ کام
آگے بڑھے۔

اضعف العباد۔ ممتاز حسن"

اس موقعہ پر تمام ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ بڑی محبت اور عقیدت سے تراجم

قرآن کریم کو دیکھ رہے تھے اور اس امر پر شاداں و فرحاں تھے کہ قرآنی پیغام دنیا کی بیشتر زبانوں میں منتقل ہو چکا ہے۔ ہال سے باہر سینکڑوں افراد اس انتظار میں تھے کہ اندر گنجائش ہو اور وہ بھی اس نظارہ سے لطف اندوز ہوں۔ چنانچہ رات کے گیارہ بجے تک زائرین کا تانتا بندھا رہا اور قرآن کریم سے عشق و محبت اور دلی شیفتگی اور روحانی تشنگی کا بے مثال مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔

نمائش کے افتتاح کی خبر ریڈیو پاکستان کے نیوز ریل پروگرام سے اسی روز رات کو نشر ہوئی اور افتتاحی تقریب نیز تقاریر کے جستہ جستہ حصے پیش کئے گئے۔ اسی طرح محکمہ ٹیلیویژن نے اس تقریب کو ریکارڈ کیا اور اپنے شب و روز کے اور نیوز ریل کے پروگرام میں دو مرتبہ دکھایا جس میں مختلف تراجم کو دکھانے کے علاوہ تراجم قرآن کریم کی اہمیت کو دلکش انداز میں پیش کیا۔ افتتاحی تقریب کے موقعہ پر پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ چنانچہ اگلے روز تمام اخبارات میں نمائش کے افتتاح کی خبر اور فوٹو شائع ہوئے۔ چونکہ ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات میں نمائش کا چرچا اچھی طرح ہوا اسلئے زائرین نمائش کی تعداد ترقی پذیر رہی اور زائرین کی اس قدر کثرت رہی کہ انتظامیہ کو مزید ایک ہفتہ کے لئے وقت بڑھانا پڑا اور لوگوں کا اصرار ابھی بھی اس کو جاری رکھنے کے لئے تھا۔

۱۹ رجون کو صبح کا وقت مستورات کے لئے رکھا گیا تھا جس میں بڑی کثیر تعداد میں عورتیں اور بچیاں دیکھنے کے لئے آئیں۔ صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ چونکہ یہ وقت عورتوں کے لئے ناکافی تھا اسلئے دو دن مزید عورتوں کے لئے رکھے گئے جس میں کثیر تعداد نے اس سے استفادہ کیا۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کراچی اور جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بذریعہ دعوتی کارڈ مستورات کو مدعو کیا تھا اور نمائش کی نگرانی اور مستورات کو دکھانے کا کام خود جنرل سیکرٹری صاحبہ اور دیگر کارکنوں نے کیا۔

۲۰ رجون شام کا وقت خاص طور پر پریس کے نمائندگان کے لئے رکھا گیا اور تمام نمائندگان کو ایک کارڈ کے ذریعہ مدعو کیا گیا۔ چنانچہ کراچی کے تقریباً تمام اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے اور انہوں نے نمائش کو دیکھا اور اس کے فوٹو لئے۔ روسی پریس اتاشی اکانوچ بھی تشریف لائے اور انہوں نے اپنے تاثرات یوں تحریر کئے :۔

"قرآن مجید کی اس نمائش کو میں بہت پسند کرتا ہوں جس تنظیم نے اس نمائش کا انتظام کیا ہے وہ انتہائی مخلص مسلمان جماعت ہے .. مجھے اس امر سے بھی مسرت ہوئی ہے کہ روسی قرآن کریم کا ترجمہ بھی رکھا گیا ہے۔"

۲۱ رجون بروز جمعہ صبح ساڑھے دس بجے مکرم الطاف گوہر صاحب جنرل سیکرٹری وزارت اطلاعات

تشریات نمائش کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے
آپ کے ہمراہ ڈپٹی ڈائرکٹر ریڈیو پاکستان بھی تھے۔
کراچی میں آپ کا پروگرام انتہائی مصروف تھا،
لیکن آپ نے اس کے لئے وقت نکالا اور آپ نے
تراجم قرآن کریم کو توجہ سے دیکھا اور ان کے متعلق
معلومات حاصل کیں۔ آپ نے نمائش دیکھنے کے
بعد ان خیالات کا اظہار فرمایا ہے :-

"اس نمائش کو دیکھ کر ایک نہایت
ہی قیمتی اور پُراثر تجربہ حاصل ہوا
ہے"

نمائش کے دوران کراچی کے معززین کی معقول
تعداد اسے دیکھنے کے لئے آتی رہی اور اس کے انعقاد
پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ چند تاثرات درج ذیل
ہیں۔

۱۔ مکرم انعام اللہ خان صاحب جنرل سیکرٹری
مؤتمر عالم اسلامی اپنے انڈونیشین مہمانوں
کے ہمراہ تشریف لائے اور تحریر فرمایا :-

"نہایت عمدہ اور کامیاب
کوشش ہے"

۲۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب خطیب ترک مسجد
نے تراجم کو دیکھ کر تحریر کیا :-

"کام بہت نیک اور مبارک ہے"

۳۔ مکرم ظفر حسین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر ریڈیو
پاکستان نے نمائش دیکھنے کے بعد سیماب
اکبرآبادی کا قرآن مجید کا منظوم ترجمہ
"وحیٔ منظوم" نمائش کے لئے دیا اور
تحریر فرمایا :-

"قرآن مجید کے تراجم کا ایک
بے مثال مجموعہ ہے۔ اسے
دیکھ کر میری روح پر وجد کی
عالت طاری ہو گئی"

۴۔ کرنل فقیر وحید الدین صاحب نے نمائش میں
گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا اور آئندہ کے لئے
مفید تجاویز پیش کیں اور تحریر فرمایا :-

"خدا تعالیٰ آپ کو جزائے
خیر عنایت فرمائے"

۵۔ نائیجیرین ہائی کمشنر نے اپنی طرف سے اپنے
پرسنل سیکرٹری الحاج بالوگن کو بھجوایا۔
انہوں نے افریقی زبانوں کے تراجم میں
بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا اور نائیجیریا کی زبان
یوروبا میں ترجمہ قرآن کو غور سے پڑھا اور
تحریر فرمایا :-

"مجھے اس نمائش میں آکر غیر معمولی
فائدہ پہنچا ہے اور آپ لوگوں
نے عجیب و غریب کارکردگی کا
ثبوت دیا ہے"

۶۔ کراچی کی مشہور شخصیت اور سابق سفیر پاکستان
متعینہ انڈونیشیا جناب حاتم علوی صاحب
نے تمام تراجم کو دیکھا اور چارٹ پڑھے
اور متعدد معلومات حاصل کیں اور اسقدر

گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا کہ اگلے روز اپنے تمام افرادِ خانہ کو نمائش دیکھنے کے لئے بھجوایا۔ آپ نے نمائش کے متعلق اپنے تاثرات یوں تحریر فرمائے :-

"نمائش تراجم قرآن کریم جس کا انتظام جماعت احمدیہ کی شاخ کراچی نے کیا ہے نے مجھ پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ جہانتک پاکستان کے اس اہم شہر کراچی کا تعلق ہے اس میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی کامیاب کوشش ہے جس کے لئے ہم نمائش کے منتظمین کے بہت ممنون ہیں۔ یہ نمائش قابلِ دید ہے اور مجھے امید ہے کہ اہالیانِ کراچی کی کثیر تعداد قرآن مجید کے دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم کے اثر انگیز مجموعہ کو اس کے مختلف دلکش ایڈیشنوں میں دیکھ کر محظوظ ہوں گے۔"

۷ - مکرم خان غلام محی الدین خان صاحب آف سردارگڑھ سٹیٹ نے تحریر فرمایا :-

"اسلام کے متبعین میں سے جماعت احمدیہ نے تمام اکنافِ عالم میں جو عجیب و غریب کارنامہ سرانجام دیا ہے اس سے میں انتہائی طور پر متاثر ہوا ہوں۔"

۸ - الحاج رئیس احمد اللہ خان صاحب صدر انٹرنیشنل سیرت النبیؐ کانفرنس نے آخری روز نمائش کو دیکھ کر تحریر فرمایا :-

"جماعت احمدیہ کا قرآن پاک اور قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں تراجم کا جذبہ و ذوق عین ضرورت کے مطابق ہے۔ خدا کارکنان کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔"

۹ - مکرم عبدالحمید صاحب شملوی نے نمائش دیکھ کر "نئی روشنی" میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ لکھا اور فرمایا :-

"نمائش کا اندرونی ماحول اسقدر روحانیت سے پُر اور اثر انگیز تھا کہ انسان پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔"

غرض ایسے تاثرات کا اظہار اکثر ان معززین نے فرمایا جو وقتاً فوقتاً اس نمائش کی زیارت کیلئے آتے رہے۔ اس نمائش کے سارے عرصہ میں تقریباً پچاس ہزار سے زائد افراد نے اس نمائش کو دیکھا۔ نمائش کا وقت ۵ بجے سے ۹ بجے تک مقرر تھا لیکن روزانہ وقت سے پہلے شائقین پہنچ جاتے اور رات کے ۱۱ بجے تک تانتا بندھا رہتا۔

نمائش کے انعقاد اور اسکو کامیاب بنانے کے لئے انتظامیہ کمیٹی کے ممبران اور جماعت کے دیگر کارکنوں نے بڑی محنت سے شب و روز کام کیا۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے قائد اور ممبران نیز اور لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور انکی کارکنات نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمائش تراجم قرآن کریم کے موقعہ پر افتتاحی خطاب

(از محترم چوہدری احمد مختار صاحب چیئرمین تنظیمی کمیٹی)

صدرِ محترم و معزز حاضرین کرام!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج کی یہ مبارک تقریب اس غرض سے منعقد کی گئی ہے کہ آپ حضرات خدا تعالیٰ کی آخری اور دائمی شریعت قرآن مجید کے چودہ سو سالہ جشنِ نزول کے موقع پر ان تراجم کو دیکھ سکیں جو دنیا کی مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ آپ سب اِس حقیقت سے باخبر ہیں کہ یہ کلام اللہ ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی مختلف استعدادوں کی ہمیشہ کے لئے اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور دنیا کو سچی تہذیب سکھلائے۔ قرآن مجید قیامت تک کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری پیغام ہے جس میں نسلِ انسانی کی تمام روحانی بیماریوں کا علاج اور تزکیہ و تصفیۂ نفس اور اخلاقِ فاضلہ کے حقائق تمام و کمال بیان کر دیئے گئے ہیں۔ سچ ہے ؎

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(بانی جماعت احمدیہ)

قرآن کریم کو خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا جو کہ نہ صرف اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے تمام زبانوں میں ممتاز ہے بلکہ وہ اُمّ الالسنہ ہے یعنی باقی سب زبانیں اس سے نکلی ہیں۔ پس یہ امر ضروری تھا کہ آخری شریعتِ حقّہ کا نزول اسی زبان میں ہو جو باقی تمام زبانوں کے لئے اصل کی حیثیت رکھتی ہو۔ خدا تعالیٰ نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور آپؐ کی ہمدردی کا دائرہ مکان و زمان کی حدود میں مقید نہیں ہے۔ اسلئے اُمتِ محمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس خدائی رحمت کے پیغام کو ہر زمانہ میں تمام اقوامِ عالم تک پہنچانے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے۔ چنانچہ اس کا مؤثر ترین ذریعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے حیات بخش پیغام کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کر دیا جائے تاکہ عربی سے ناواقف اقوام بھی اس سے یکساں طور پر بہرہ وَر ہو سکیں۔ لیکن یہ امر واضح ہے کہ یہ کام اپنی اہمیت کے ساتھ بہت نازک بھی ہے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ یہ تراجم صحیح اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرنے والے ہوں اور کسی جگہ حقیقی مفہوم اوجھل نہ ہونے پائے۔

قرآن مجید کا یورپین ممالک میں تراجم کا آغاز صلیبی جنگوں کے بعد ہوا جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مسیحی اقوام نے جو مسلمانوں سے ارض مقدس میں ایک لمبے عرصے تک برسرپیکار رہنے کے بعد شکست کھائی تو پادریوں کو اس امر کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں عیسائی اقوام اسلام کی آغوش میں نہ چلی جائیں اسلئے انہوں نے اسلام اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے متنفر کرنے کے لئے نہایت ہی زہریلا اور جھوٹا پروپیگنڈا شروع کیا۔ چنانچہ اس عہد میں ایک پادری کی تحریک پر دو اشخاص رابرٹ اور ہرمن نے لاطینی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جو پہلی بار ۱۵۴۳ء میں شائع ہوا۔ لیکن نوعیت کا ترجمہ تھا؟ درحقیقت اسے ترجمہ کہنا ہی غلط تھا۔ یہ چند ایک آیات کا مطلب کے مطابق ترجمہ تھا جس کے شروع میں بطور تمہید اسلام کے خلاف مضامین کا اندراج تھا۔ ایک لمبے عرصہ تک یہی ترجمہ اسلامی تعلیمات کا ماخذ سمجھا جاتا تھا جس کی وجہ سے مسیحی اقوام میں اسلام کے متعلق ایک نہایت ہی گھناؤنا تصور پیدا ہو گیا۔ اسکے بعد یورپین ممالک میں قرآن مجید کے بعض اور تراجم بھی شائع ہوئے لیکن کم و بیش ان میں بھی اسلام دشمنی کا جذبہ اور تعصب کارفرما تھا۔ ان میں سے بعض تراجم آپ اس نمائش میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس وقت اس امر کا موقع نہیں ہے کہ ان تمام تراجم کا تفصیلی جائزہ لیا جائے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یورپ اور دیگر اقوام عالم کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے قرآن کریم کے صحیح اور مستند تراجم کی ازحد ضرورت تھی چنانچہ وقت کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے تراجم قرآن مجید کا جامع منصوبہ مرتب کیا اور لاکھوں روپیہ خرچ کر کے دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا کام جاری فرمایا۔ چنانچہ اس وقت تک جن زبانوں میں جزوی یا کلی طور پر تراجم اشاعت پذیر ہو چکے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) انگریزی (۲) جرمن (۳) ڈچ
(۴) ڈینش (۵) سواحیلی (۶) یوروبا
(۷) لوگنڈی (۸) ہندی (۹) گورمکھی
(۱۰) اردو۔

فرنچ کا ترجمہ پریس میں ہے اور اس سال کے آخر تک چھپ کر تیار ہو جائے گا انشاء اللہ۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

(۱) سپینش (۲) ملائی (۳) پرتگیزی
(۴) اٹالین (۵) پولش (۶) روسی
(۷) انڈونیشی (۸) فینٹی (۹) چینی
(۱۰) آسامی۔

ہماری جماعت کا ایک اہم مشن یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کا اس کے متن کے ساتھ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں ترجمہ شائع کر دیا جائے تاکہ تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے اس آخری پیغام سے روشناس ہو سکیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر امن و سکون سے ہمکنار ہو سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر مساعی کو بارآور کرے اور قبول فرمائے۔ آمین

قرآن کریم کی اشاعت میں جو دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں وہ بھی قابلِ قدر ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی خدمت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

یہ امر واضح ہے کہ ہر قسم کے تمام تراجم کا پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے تاہم اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ جس قدر تراجم دستیاب ہو سکیں انکو پیش کر دیا جائے۔ اسی طرح بعض قلمی اور نادر نسخے بھی حاصل کئے گئے ہیں تاکہ آپ انکی زیارت کر سکیں۔

امید ہے ہماری یہ پہلی کوشش آئندہ اس کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

یہ امر ہمارے لئے باعثِ مسرت ہے کہ اس مبارک نمائش کا افتتاح ہمارے ملک کے علم دوست اور نامور شخصیت جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان کر رہے ہیں۔ صاحب موصوف نے اس علمی کام میں اپنی انتہائی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عشاقِ قرآن کریم کی زیارت کے لئے اس نمائش کا افتتاح فرما کر ممنون فرمائیں +

مکرّم ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب کا جوابی خطاب

مکرم ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان سابق مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک آف پاکستان نے نمائش تراجم قرآن کریم کراچی کے موقعہ پر استقبالیہ خطاب کے جواب میں جو تقریر فرمائی اس کا ملخص درج ذیل ہے :-

حاضرین کرام! چودہ سو سالہ جشن نزول قرآن کریم کے موقعہ پر نمائش تراجم قرآن کریم کا انعقاد ایک نہایت ہی مبارک اور مستحسن اقدام ہے جس سے ناظرین کو اس کتاب کی عالمگیر اشاعت کا اندازہ ہو سکے گا۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں تراجم قرآن کریم کی جو تاریخ بیان فرمائی ہے اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا پہلا ترجمہ برصغیر ہند و پاک میں ۲۷۰ھ میں سابق صوبہ سندھ میں ہوا۔ محمد بن قاسم کے سندھ پر حملہ کے بعد جب اسلام یہاں پر پھیلا تو ایک ہندو راجہ نے اسلام کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم کی تعلیمات سے آگاہی کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ اسکی خواہش پر قرآن کریم کے کچھ حصہ کا ہندی ترجمہ کیا گیا جس سے وہ مسلمان ہوگیا۔ قرآن کریم ایک ایسی مبارک کتاب ہے جو بالکل محفوظ ہے اور اپنے نزول کے وقت سے لیکر اسکا ہر لفظ اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور یہ ایسی آسمانی کتاب ہے جسکی آیات، الفاظ بلکہ نقطے اور زیر و زبر تک بھی گنے گئے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کے کل تیس پارے، سات منزلیں، ۱۱۴ سورتیں، ۵۴۰ رکوع، ۶۶۶۶ آیات، ۸۶۴۳۰ کلمات، ۲۱۲۶۷۰ حروف اور ۱۰۵۶۸۴ نقطے ہیں۔ گویا اس کتاب کی ہر چیز محفوظ اور گنی ہوئی ہے اور اس لحاظ سے دنیا کی کوئی اور الہامی کتاب اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ خدا تعالیٰ نے اس آخری شریعت کو بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کیلئے نازل فرمایا ہے اور مسلمانوں کیلئے اسکا پڑھنا اور سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ قرآن ایسی کتاب کو کہتے ہیں جو پڑھی جائے اور قرآن مجید کی پہلی وحی میں بھی پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پہلی وحی ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ یعنی تو اس رب کے نام سے پڑھ جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ اس کا بکثرت مطالعہ کریں۔ اسکو بالائے طاق رکھنا سب سے بڑی ناانصافی ہوگی۔

مسلمانوں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو جو صداقت اور ہدایت کا سرچشمہ ہے اسے صحیح متن اور بلا کم و کاست ترجمہ کے ساتھ ساری دنیا میں پہنچا دیں۔ یہ کام بہت ہی اہم ہے۔ چنانچہ جو افراد اور جماعتیں اس مبارک کام میں سرگرم عمل ہیں وہ بہت ہی قابل تعریف ہیں اور ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرض کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے اس نمائش کا انعقاد کرکے ہماری توجہ کو اس طرف مبذول کرایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ناظرین اس نمائش سے کما حقہٗ استفادہ فرمائیں گے۔ شکریہ

دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم

(از قلم جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے، کراچی)

یورپین زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی تاریخ

تاریخِ اسلام میں صلیبی جنگوں کا عہد نہایت ہی پُرشوش باب ہے۔ متواتر دو صدیوں تک مسلمان اور مسیحی اقوام ارضِ فلسطین میں برسرِ پیکار رہیں اور بالآخر مسیحی مغلوب ہوگئے اور ارضِ مقدس پر اسلامی تسلط قائم ہوگیا۔ ان جنگوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسیحی اقوام کو مسلمانوں کے اعلیٰ کردار اور شاندار کارناموں کے نتیجہ میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ اسلامی علوم اور تہذیب و تمدن سے واقفیت پیدا کریں۔ چنانچہ عیسائیوں کا کثرت کے ساتھ اسلام کی طرف میلان بڑھنا شروع ہوا۔ پادریوں نے اس خطرہ کو محسوس کیا اور اسلام کے متعلق بے سروپا اور من گھڑت روایات پھیلانا شروع کر دیں، تاکہ عیسائیوں کو اسلام اور قرآن سے متنفر کیا جائے اور ایسی خلیج حائل کر دی جائے جس کے نتیجہ میں یہ اقوام اسلام کی آغوش میں نہ جا سکیں۔ چنانچہ اس عہد کا ذکر کرتے ہوئے ہالینڈ کا ایک مستشرق لکھتا ہے:۔

——"ہر وہ بات جو اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اختیار کی جاتی یا گھڑی جاتی یورپ ایک لالچی اور حریص آدمی کی طرح اُسے اُچک لیتا تھا۔ حتیٰ کہ ازمنہ وسطیٰ میں ہمارے آباؤ اجداد کے ذہنوں میں محمدؐ کے مذہب کا جو تصور قائم تھا وہ آج ہمیں ایک انتہائی طور پر مکروہ اور گھناؤنی شکل کے مترادف نظر آتا ہے——"

قرآن کریم کے لاطینی تراجم

اُس زمانہ کے پادریوں نے سب سے بڑا حربہ یہ اختیار کیا اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بگاڑ کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس عہد میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا گیا۔ ایک پادری پیٹرس ذابلس کی تحریک پر رابرٹ اور ہرمن دو اشخاص نے ۱۱۴۳ء میں ترجمہ کیا اور طبع کی ایجاد کے بعد ۱۵۴۳ء میں بمقام "باسل" پہلی بار شائع ہوا۔ ایک لمبے عرصہ تک مغربی اقوام کو اسلام پہنچانے کا ذریعہ یہی قرآن کریم کا ترجمہ رہا مگر یہ ترجمہ درحقیقت چند ایک مطلب کی آیات کا غلط سلط ترجمہ تھا۔ چونکہ مترجمین عربی زبان سے ناواقف تھے اور

دل اسلام کے خلاف بغض سے بھرے ہوئے تھے اسلئے حسب منشاء اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا اور شروع میں اسلام کے خلاف مضامین کا دیباچہ شامل کر دیا گیا۔ چنانچہ یورپین ممالک میں بیشتر شائع ہونیوالے تراجم کا ماخذ یہی ترجمہ رہا۔

سنہ ۱۵۴۳ء میں ایک اور لاطینی ترجمہ شائع ہوا جس میں دعویٰ تو یہ کیا گیا کہ یہ براہ راست عربی سے لاطینی زبان میں ترجمہ ہے لیکن درحقیقت یہ پہلے لاطینی ترجمہ کا ہی مثنیٰ تھا۔

سنہ ۱۶۱۶ء میں نیوبرگ کے مقام پر قرآن کریم کا جرمن ترجمہ شائع کیا گیا لیکن اس ترجمہ کی بنیاد بھی لاطینی ترجمہ تھا۔

سنہ ۱۶۲۱ء میں انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔ جو سابقہ تراجم سے کیا گیا تھا

سنہ ۱۶۴۷ء میں DV RYER نامی ایک شخص نے فرانسیسی میں ترجمہ کیا۔ مترجم اسلامی ممالک قسطنطنیہ اور مصر میں بطور کونسل متعین رہا اسلئے کچھ عربی زبان سے واقفیت رکھتا تھا۔ یہ ترجمہ کافی مقبول ہوا۔

سنہ ۱۶۸۰ء میں MARCCI نے بمقام پیڈرا سے لاطینی میں ترجمہ شائع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شخص عالم تھا اور اس کا ترجمہ نسبتاً بہتر تھا۔

لاطینی زبان میں ایک اور ترجمہ سنہ ۱۶۹۸ء میں پوپ انوسینٹ یازدہم کے رفیق نادر لیوس مراکچی نے اٹلی کے شہر پدرا سے شائع کیا۔ یہ ایک متعصب پادری تھا جس نے ترجمہ کے ساتھ نوٹ بھی حاشیہ میں تحریر کئے مگر تعصب اور اسلام دشمنی کا رنگ ہر جگہ غالب تھا۔

سولھویں اور سترھویں صدی کے یہ تراجم قرآن مجید جو مختلف یورپین زبانوں میں ہوئے ان میں اسلام کے خلاف تعصب کی روح نمایاں تھی۔ قرآن مجید کے یہ مترجمین چونکہ عربی زبان سے نابلد تھے اسلئے وہ قرآن مجید کا صحیح مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے اور پھر یہ تراجم دیگر تراجم سے کئے گئے تھے اسلئے واضح ہے کہ یہ تراجم حقیقی مفہوم سے کوسوں دور تھے اور اب یہ تراجم بالکل ناپید ہیں۔

قرآن مجید کے انگریزی تراجم

یورپی زبانوں میں سب سے زیادہ اور نسبتاً بہتر تراجم انگریزی زبان میں ہوئے۔ انگریزی میں پہلا ترجمہ سترھویں صدی میں سنہ ۱۶۴۹ء میں ہوا تھا لیکن مترجم کی عربی سے ناواقفیت کی بنا پر از حد خراب تھا اور درحقیقت لاطینی ترجمہ کا ترجمہ تھا۔ یہ اب بالکل ناپید ہے مترجم کا نام الیگزینڈر راس تھا۔

اٹھارویں صدی میں ۱۷۳۴ء میں مشہور مستشرق "جارج سیل" کا ترجمہ منظر عام پر آیا۔ یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور آج تک اس کے ۳۶ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تعصب کی روح کم نظر آتی ہے تاہم یہ ترجمہ عربی سے کما حقہٗ واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے اصل سے کافی دور اور بہت سی غلطیوں پر مشتمل ہے۔ بہر حال اس نے بیضاوی وغیرہ مفسرین کو مدنظر رکھا اور تفسیری

اور توضیحی حاشیے بھی لکھے۔ شروع میں اس نے ایک مفصل دیباچہ بھی شامل کیا جس میں اس نے عرب کی تاریخ قبل از اسلام، تاریخ مسیحیت، خصوصیات قرآن اور اسلامی فرقوں وغیرہ پر مفصل بحث کی ہے ـــــ ایک لمبے زمانہ تک یہی ترجمہ رائج رہا اور اسی سے ۱۷۴۶ء میں جرمنی میں اور ۱۷۷۰ء میں فرانسیسی میں تراجم شائع کئے گئے۔ ۱۷۹۴ء میں ایک مشہور پادری "وہری" (WHERRY) نے جارج سیل کے ہی ترجمہ کو اصل قرار دے کر ایک مستقل تفسیر چار جلدوں میں شائع کی۔

انیسویں صدی میں کیمبرج یونیورسٹی کے ایک پروفیسر "راڈویل" نے ترجمہ شائع کیا کیونکہ اتنے لمبے عرصہ میں زبان میں کافی تغیرات ہو چکے تھے اسلئے اس نے بہت سی اصلاحیں کیں۔ ادبی حلقوں میں یہ ترجمہ بھی بہت مقبول ہوا لیکن راڈویل نے ایک جدت اختیار کی اور قرآنی سورتوں کی ترتیب انکے نزول کے لحاظ سے دی۔ چنانچہ یہ ترجمہ شروع سورۃ علق سے ہوتا ہے اور سورۃ مائدہ پر ختم ہوتا ہے۔

۱۸۸۵ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک جرمن پروفیسر میکسمولر نے جو خود بھی سنسکرت کا عالم تھا مشرق کی تمام کتب مقدسہ کو انگریزی میں ترجمہ کرنا چاہا۔ چنانچہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اس نے پروفیسر "پامر" کے سپرد کیا جو کیمبرج یونیورسٹی میں عربی زبان کے استاد تھے۔ پامر کا ترجمہ دو جلدوں میں ۱۹۰۰ء میں نکلا۔ پامر نے تحت اللفظ ترجمہ کی ناکام کوشش کی۔ اس ترجمہ کے متعدد ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

۱۸۷۶ء میں پیٹروگراڈ کے مقام پر روسی ترجمہ شائع ہوا۔ یہ سب تراجم غیر مسلموں نے کئے تھے اور بغیر متن کے شائع ہوئے تھے۔

بیسویں صدی عیسوی میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور کا آغاز ہوا۔ دنیا میں علوم کی بکثرت اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ ہوئی اور مذاہب میں بیداری پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس صدی میں کثرت کے ساتھ یورپی و دیگر زبانوں میں قرآن کے تراجم کئے گئے خاص طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ مصلح موعودؓ نے ایک خاص منصوبہ کے ذریعہ تراجم قرآن کریم کا بیڑا اُٹھایا اور لاکھوں روپے کے صرف سے متعدد زبانوں میں مستند تراجم تیار کروائے جن میں سے بعض شائع ہو چکے ہیں اور بعض زیر تکمیل و اشاعت ہیں۔

اس دور میں سب سے پہلے انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ایک مسلمان ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی نے ۱۹۰۵ء میں کیا۔ ڈاکٹر صاحب ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ سے منسلک رہے ہیں۔

۱۹۱۰ء میں مرزا ابوالفضل صاحب الہ آبادی نے انگریزی ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ متن بھی دیا گیا تھا۔ ورنہ اس سے قبل جو تراجم اشاعت پذیر ہوئے وہ بغیر متن کے تھے لیکن یہ ترجمہ اب بالکل نایاب ہے۔

۱۹۱۵ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلا پارہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ شائع ہوا۔ ایک لمبے عرصہ بعد اس انگریزی ترجمہ و تفسیر مع متن کی

باقی جلدیں قسط وار شائع ہوئیں اور ۱۹۶۳ء میں مکمل ہو کر اشاعت پذیر ہو چکا ہے اور بہت مقبول ہوا ہے۔ اب اس کو مختصر تفسیری نوٹوں کے ساتھ ایک جلد میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۹۱۸ء میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے انگریزی ترجمہ قرآن شائع کیا۔ مولوی صاحب نے قرآن کریم کے ترجمہ کا کام اپنے قادیان کے قیام کے زمانہ میں شروع کیا تھا اور پھر لاہور میں آنے کے بعد اسے شائع کیا۔ یہ ترجمہ مغربی دنیا میں کافی مقبول ہوا۔

۱۹۳۰ء میں ایک نومسلم انگریز مارماڈیوک پکتھال" کا ترجمہ MEANING OF GLORIOUS QURAN کے نام سے شائع ہوا۔ مصنف نے ترجمہ کی نظر ثانی کا کام مصر کے علماء کے ساتھ مل کر کیا۔ اس ترجمہ نے بھی کافی شہرت حاصل کی اور اس ترجمہ کے بھی متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۹۳۷ء میں عبداللہ یوسف علی صاحب (آئی سی۔ ایس) نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کیا اور شیخ محمد اشرف نے اس کو قسط وار شائع کیا۔ یہ ترجمہ BLANK VERSE کی صورت میں ہے اس لئے اصل عبارت سے دور ہے۔

۱۹۳۸ء میں پادری رچرڈ بیل (Bell) (ڈی۔ ڈی) لیکچرار ایڈنبرا یونیورسٹی کے قلم سے انگریزی ترجمہ دو جلدوں میں شائع ہوا۔ اس ترجمہ میں جدت یہ تھی کہ جس طرح راڈویل نے سورتوں کی ترتیب اپنے موسوم زمانہ نزول کے مطابق رکھی تھی اس نے بھی آیات کی ترتیب مکی اور مدنی زمانہ نزول کے لحاظ سے قائم کی جس کی وجہ سے تمام ترتیب بدل گئی اور مطالعہ میں کافی دقت پیش آتی ہے۔

اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی نگرانی میں جو ترجمہ حضرت مولینا شیر علی صاحب مرحومؓ نے کیا تھا شائع ہوا۔ یہ ترجمہ گزشتہ تراجم میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ متن کے سامنے ترجمہ دیا گیا ہے جو قرآنی الفاظ کے مفہوم کو پورے طور پر واضح کرتا ہے اور شروع میں ایک تفصیلی دیباچہ ہے جس میں نہایت ہی بہترین انداز میں قرآنی شریعت کی برتری ثابت کی گئی ہے اور حضرت شارع علیہ السلام کے حالات مختصر اور جامع طور پر دیئے گئے ہیں۔ اس ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ہالینڈ سے شائع ہوا اور بہت مقبول ہوا۔

۱۹۵۶ء میں این۔ جے۔ داؤد کا ترجمہ امریکہ سے شائع ہوا۔ یہ ترجمہ بغیر متن کے شائع ہوا اور دیباچہ میں مصنف نے اپنی جہالت کا ثبوت یوں دیا کہ لکھا کہ:- "قرآن مجید کی سورتیں عام طور پر لمبائی کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔" یعنی لمبی سورتیں پہلے ہیں اور چھوٹی بعد میں ہیں۔ چنانچہ ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ انگریز مترجمین میں نولڈکے، گریمے، راڈویل اور بیل نے سورتوں کی ترتیب زمانہ نزول کے لحاظ سے قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن علماء اس امر پر

متفق ہیں کہ سورتوں کی مکمل تاریخ اور ترتیب مشکل ہے۔ سوائے اس کے بعض آیات کو بعض سورتوں سے الگ کر کے علیحدہ کیا جائے کیونکہ بعض آیات جو مدینہ میں نازل ہوئی تھیں ان کو مکہ کے ابتدائی دَور کی سورتوں میں رکھ دیا گیا ہے۔ بہرحال مصنف نے اپنے ترجمہ میں سورتوں کی ترتیب کو بدل دیا ہے اور اسے زمانۂ نزول کے مطابق قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مترجم نے دیباچے میں یہ امر بھی تحریر کیا:۔

"IT IS MY BELIEF THAT THE KORAN IS NOT ONLY ONE OF THE GREATEST BOOKS OF PROPHETIC LITERATURE BUT ALSO A LITERARY MASTERPIECE OF SURPASSING EXCLLENCE"

یعنی میرا ایمان ہے کہ قرآن کریم نہ صرف آسمانی صحائف میں سے سب سے بڑی اہم کتاب ہے بلکہ ادبی لحاظ سے بھی بے نظیر ہے۔"

۱۹۶۰ء میں مولٰنا عبد الماجد دریابادی کا ترجمہ شائع ہؤا۔ مولٰنا نے یہ کام ۱۹۲۳ء میں شروع کیا تھا ۱۹۴۱ء میں اس کا پہلا پارہ شائع ہؤا۔ پھر ایک عرصہ کے تعطل کے بعد مکمل طور پر شائع ہؤا۔ یہ ترجمہ لفظی ہے اور زبان بھی پرانی استعمال کی گئی ہے۔

۱۹۶۴ء میں مشہور مستشرق آربری کا ترجمہ THE KORAN INTERPRETED کے نام سے شائع ہؤا۔ دیباچہ میں مترجم نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قرآنی زبان نظم و نثر کا عجیب و غریب امتزاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا صحیح ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی بنا پر اس نے ترجمہ کو بھی تفسیر ہی سے تعبیر کیا ہے۔

حال ہی میں ورلڈ لیگ مکہ (رابطہ عالم اسلامی) نے *The Massage of Quran* کے نام سے ایک ترجمہ شائع کیا۔ یہ ترجمہ محمد اسد صاحب کا ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی۔ اس قرآن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں توفی اور متوفیک کا ترجمہ وفات ہی کیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر صغیر کا انگریزی ترجمہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے کیا ہے جو عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ جائے گا۔

جرمن تراجم قرآن کریم

جرمن زبان میں تراجم قرآن کریم کافی تعداد میں شائع ہوئے ہیں۔ پہلا ترجمہ مارٹن لوتھر جو کہ پروٹسٹنٹ مذہب کا بانی تھا نے کیا ہے۔

اٹھارھویں صدی میں جرمن زبان میں متعدد

تراجم شائع ہوئے جن میں سی۔ بوائسن کا ترجمہ ۱۷۷۳ء میں شائع ہوا اور جی۔ واہل کی نظر ثانی کے بعد ۱۸۲۸ء میں دوبارہ چھپا۔

جرمن مستشرق المال کا ترجمہ اہم ہے اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ شوبگر، فریڈرک میگرلین، تھیوڈور آرنلڈ، ہیگ گربگل اور فریڈرک رہ کروٹ کے تراجم بھی شائع ہوئے۔ بعض تراجم صرف جزوی طور پر ہوئے۔ مگر جیسا کہ مشہور مستشرق نولڈیکے نے تحریر کیا ہے کہ یہ کام اگرچہ تعداد میں بہت ہے مگر اپنی صحت کے لحاظ سے زیادہ تسلی بخش نہیں۔

۱۹۳۸ء میں برلن سے انجمن احمدیہ اشاعتِ اسلام لاہور نے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر شائع کی۔

۱۹۵۷ء میں احمدیہ مسلم مشن جرمنی کی طرف سے جرمنی قرآن مجید کا ترجمہ مع متن اشاعت پذیر ہوا۔ یہ ترجمہ بہت دیدہ زیب اور درست تھا یہ خوب مقبول ہوا۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔

ڈچ تراجم

اس زبان میں پہلا ترجمہ ۱۶۴۱ء میں ہمبرگ سے شائع ہوا۔

۱۶۵۸ء میں گلیس سیکر کا ترجمہ لیڈن سے شائع ہوا۔

۱۸۶۰ء میں ڈاکٹر کیریکا ترجمہ ہارلم سے چھپا۔ سب سے اہم ترجمہ ڈاکٹر ڈی کیسر کا ہے جو سیل کے انگریزی ترجمہ سے کیا گیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ نے قرآن مجید کا ترجمہ و متن شائع کیا۔ یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا۔ اور ہالینڈ میں آجکل بھی رائج ہے۔

ارگونی اور اسپرنٹو میں تراجم

یورپ کی دیگر زبانوں کے علاوہ ارگونی زبان میں جان انڈریز کا ترجمہ شائع ہوا۔ اور اسپرنٹو میں خالد شیلڈرک کا قابلِ ذکر اور اہم ہے۔

روسی ترجمہ

روسی زبان میں پہلا ترجمہ ۱۷۷۶ء میں ہوا۔ اسی طرح ۱۸۷۲ء میں پیٹرو گراڈ میں ایک ترجمہ شائع ہوا اس کے علاوہ بعض اور تراجم بھی ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں متن کے بغیر ترجمہ Коран کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے آخر میں قرآن مجید کے مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے روسی ترجمہ ہو چکا ہے اور اس کی اشاعت کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

سپینش، پرتگیزی، اٹالین تراجم

یورپ کی ان اہم زبانوں میں بھی تراجم قرآن کریم کا کام جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا جا چکا ہے اور ان کی اشاعت کا کام باقی ہے

سرزمین سپین صدیوں مسلمانوں کا گہوارہ رہی۔

کہا جاتا ہے کہ حکیم ابراہیم نے الفانسو دہم کے ایماء پر سورۂ معراج کا ترجمہ تیرھویں صدی میں کیا تھا۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے سپینش ترجمہ بالکل تیار ہے۔

فرنچ تراجم

فرانسیسی زبان میں بھی قرآن مجید کے متعدد تراجم ہوئے ہیں۔ ایک ترجمہ سترھویں صدی میں انڈریو ڈوراٹر نے جو مصر کے قونصل خانہ میں تھا۔ ۱۶۴۷ء میں شائع کیا مگر یہ بالکل غلط اور بے ربط ترجمہ تھا۔

۱۷۵۲ء میں موسیو سیلواری کا ترجمہ فرانس سے شائع ہوا۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح مشہور مستشرقین گارسال، زیمرسکی، سالمان، ریناش اور ڈاکٹر مودس اور ایڈورڈ مونتے کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ مؤخر الذکر ترجمہ ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔ زیمرسکی کے ترجمہ نے کافی مقبولیت حاصل کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے فرنچ ترجمہ کی مع متن اور مفید حواشی کے اشاعت کا کام جاری ہے اور چند ماہ میں اس ترجمہ کی اشاعت پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

ڈینش اور سویڈش تراجم

سویڈش میں پہلا ترجمہ ۱۸۷۴ء میں ٹانبرگ نے شائع کیا جو غلطیوں سے پُر تھا۔

۱۹۲۴ء میں مسٹر الوکلر کا ترجمہ شائع ہوا جو نسبتاً اچھا ہے۔

۱۹۶۰ء میں احمدیہ مسلم مشن ڈنمارک کی طرف سے ڈینش ترجمہ کی اشاعت شروع ہوئی۔ اب یہ کام مکمل ہو کر ۱۹۶۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ تین جلدوں میں مع متن اور تفسیری حواشی کے ہے۔

اطالوی زبان میں تراجم

اطالوی زبان میں دو ترجمے ہوئے ہیں۔ ایک انڈریا ارادی بین نے ۱۵۴۷ء میں وینس سے شائع کیا۔ یہ قرآن مجید کے لاطینی ترجمہ سے اطالوی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ پہلے اوّل الذکر کی طرح غلطیوں سے پُر ہے۔ دوسرا پروفیسر اکولیو زکاسی نے ۱۹۱۴ء میں کر کے شائع کیا۔

افریقی زبانوں میں تراجم قرآن کریم

براعظم افریقہ کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں تبلیغ اسلام کے باقاعدہ کام کا آغاز جماعت احمدیہ نے ۱۹۲۱ء میں کیا اور نصف صدی سے کم عرصہ میں اسلام کی اشاعت کا عظیم الشان کام ان علاقوں میں ہوا ہے اور خدا کے فضل سے رُو بہ ترقی ہے۔ ان علاقوں میں اسلام کی اشاعت کے ساتھ ہی یہ امر لازمی تھا کہ قرآن مجید کو ان کی لوکل زبانوں میں ترجمہ کر کے ان تک پہنچایا جائے۔ کیونکہ جنوبی افریقہ میں تو عربی زبان

بولی جاتی ہے مگر مشرقی اور مغربی افریقہ میں اگرچہ تعلیمیافتہ طبقہ انگریزی تراجم قرآن کریم سے استفادہ کر سکتا ہے مگر قرآنی علوم کی عمومی اشاعت کے لیے لوکل زبانوں میں تراجم کی ضرورت مسلّم تھی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم قرآن مجید شائع ہو چکے ہیں:۔

بربری ترجمہ ۔ الجزائر کی زبان بربری میں قرآن مجید کا ترجمہ ۱۲۶۹ء کے لگ بھگ ہؤا مگر اب وہ مفقود ہے۔

سواحیلی ترجمہ ۔ مشرقی افریقہ کے اکثر علاقوں کی زبان سواحیلی ہے۔ اس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہؤا۔ یہ ترجمہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی سترہ سالہ جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ مکرم شیخ صاحب نے تقریباً ربع صدی کا طویل عرصہ اس علاقہ میں تبلیغ اسلام کی خدمت میں گزارا تھا۔ یہ ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہؤا اور اس علاقہ میں بہت مقبول ہؤا۔ ترجمہ کے ساتھ اصل متن اور تفسیری نوٹ بھی دیئے گئے ہیں۔ افریقہ میں یہ پہلا قرآن کریم کا ترجمہ تھا جو صحیح اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرنے والا تھا۔ اس سے قبل ایک پادری ڈیل (Dale) نے زنجبار سے قرآن کریم کی تفسیر شائع کی تھی لیکن اس میں تفاسیر سابقہ سے ایسی باتیں درج کی گئی تھیں جو اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے روشن چہرہ کو گھناؤنی صورت میں پیش کرتی تھیں۔ سواحیلی ترجمہ میں ان اعتراضات کے مسکت جواب دیئے گئے۔

لوگنڈی ترجمہ ۔ یوگنڈا کے علاقہ کی زبان لوگنڈی کہلاتی ہے۔ اس زبان میں احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا نے پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ ۱۹۶۵ء میں شائع کیا۔

یوروبا ترجمہ ۔ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی طرف سے وہاں کی لوکل زبان یوروبا میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس زبان میں پانچ پارے ۱۹۵۷ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

فینٹی ترجمہ ۔ مغربی افریقہ کے علاقہ گھانا کی لوکل زبان فینٹی (FANTI) میں قرآن کریم کا ترجمہ احمدیہ مسلم مشن کی نگرانی میں ہو رہا ہے جو مکمل ہونے پر شائع کیا جائے گا۔

کیکویو، کِکامبا اور لُوو ۔ مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا کی زبانوں کیکویو، کِکامبا اور لوو (Luo) میں قرآن مجید کے تراجم زیر تکمیل ہیں۔

ایشیائی زبانوں میں تراجم قرآن مجید

قرآن مجید کا نزول براعظم ایشیا کے علاقہ عرب میں ہؤا۔ اسلام کی دنیا کے مختلف علاقوں اور خطوں میں اشاعت اور وسعت کے ساتھ مسلمانوں میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عربی زبان کے سیکھنے اور پڑھنے کا شوق ہمیشہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک قرآن مجید کے تراجم کی شدید ضرورت محسوس نہیں کی جاتی تھی۔

لیکن اسلام چونکہ عالمگیر مذہب ہے اسلئے اس کی تعلیمات سے کما حقہٗ واقفیت حاصل کرنے کیلئے

مقامی زبانوں میں اس کا منتقل کرنا ضروری تھا تاکہ ذہن اس کو پوری طرح سمجھ سکیں۔ اس بناء پر قرآن مجید کے تراجم کی ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ کام ایشیائی ممالک میں ہوا ہے، خاص طور پر برصغیر پاک و ہند میں چونکہ مذاہب کی کثرت تھی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام بھی ان علاقوں سے شروع ہوا اسلئے یہاں مذہبی بیداری اور دینی علوم سے شغف زیادہ پایا جاتا تھا اور خاص طور پر اُردو زبان میں تراجم کا کام بہت زیادہ ہوا ہے۔ ان تمام زبانوں میں تراجم کا احاطہ ناممکن ہے۔ لیکن اس کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:۔

فارسی تراجم۔ فارسی زبان میں ترجمہ کی ابتداء غالباً شیخ سعدی شیرازیؒ سے ہوئی جن کا ترجمہ ساتویں صدی ہجری کے آخر کا ہے۔

ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فارسی زبان میں ترجمہ فرمایا۔ اُس زمانہ میں فارسی ہندوستان کی سرکاری زبان تھی اور عام بولی جاتی تھی۔ چنانچہ آپ نے یہ امر اچھی طرح محسوس فرمایا کہ مسلمانوں کی دینی و دُنیوی پسماندگی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مسلمان قرآن مجید کے مطالب سے بے بہرہ ہیں کیونکہ وہ عربی سے ناواقف ہیں۔ ہندوستان میں ان کی یہ خدمت بڑی ہی مہتم بالشان ہے اور اس بارہ میں ان کو اولیت کا مقام حاصل ہے۔ ان کا فارسی ترجمہ ۱۱۵۰ ہجری مطابق ۱۷۹۷ء میں "فتح الرحمٰن" کے نام سے شائع ہوا۔ چونکہ علماء قرآن مجید کے ترجمہ کے خلاف تھے اس لئے آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور بعض آپ کے قتل کے درپے ہوگئے۔ بہرحال قرآن مجید کا فارسی ترجمہ حضرت شاہ صاحب کے تجدیدی کارناموں میں سے ایک عظیم شاہکار ہے۔

ایران سے متعدد فارسی تراجم اس دور میں شائع ہوئے جن میں سے ایک ۱۳۱۵ھ میں بغیر متن کے شائع ہوا تھا۔ یہ ترجمہ خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ اسی طرح حال ہی میں ابوالقاسم پائندہ نے فارسی ترجمہ شائع کیا ہے۔

اُردو تراجم۔ قرآن مجید کے اردو تراجم کی بہت کثرت ہے اور اس کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے لیکن اس بارہ میں بھی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کو ہی اولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب کے صاحبزادگان شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب نے قرآن کریم کے اُردو تراجم فرمائے۔ اس دور میں اُردو کا رواج رُوبہ ترقی تھا اور فارسی زبان سمجھنا عوام کے لئے مشکل تھا اسلئے شاہ عبدالقادر صاحب نے ۱۲۰۵ ہجری میں اردو ترجمہ "موضح القرآن" کے نام سے شائع کیا۔ (یہ اس ترجمہ کا تاریخی نام بھی تھا کیونکہ ابجد کے حساب سے موضح القرآن سے ۱۲۰۵ھ ہی بنتا ہے) اسی طرح شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ یہ دونوں تراجم برصغیر میں بہت معروف ہیں اور آج تک ان کی برابر اشاعت ہو رہی ہے۔ بعض ایسے ایڈیشن بھی شائع ہو گئے ہیں

جن میں ان تینوں بزرگان کے تراجم بین السطور دیئے گئے ہیں۔

جس زمانہ میں شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ شائع ہؤا اُسی کے لگ بھگ سید شاہ حقانی نے اُردو ترجمہ و تفسیر شائع کی۔

انیسویں صدی میں اُردو تراجم کی طرف

زیادہ توجہ ہوئی۔ چنانچہ اس دور کے بعض مشہور تراجم یہ ہیں:-

۱۔ ترجمہ قرآن مجید از عبداللہ ہوگلی ۱۸۱۴ء میں شائع ہؤا
۲۔ " " سید ظہیر الدین بلگرامی ۱۸۴۳ء " " "
۳۔ " " حسین علی خان ۱۸۸۵ء " " "
۴۔ " " فیروز الدین سیالکوٹی ۱۸۹۰ء " " "
۵۔ " " مولوی فتح محمد تائب لکھنوی ۱۸۹۱ء " " "
۶۔ " " ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ۱۸۹۴ء " " "
۷۔ " " سر سید احمد خان صاحب ۱۸۹۵ء " " "
۸۔ " " مولوی فتح محمد خان جالندھری " " " "
۹۔ " " مولوی عاشق الٰہی میرٹھی ۱۹۰۰ء " " "

بیسویں صدی میں قرآن مجید کے اردو تراجم

میں بہت کام ہؤا ہے۔ بعض مشہور تراجم اور ان کا سنہ اشاعت ذیل میں درج ہے:-

ترجمہ قرآن مجید از مجتہد سید علی لکھنوی ۱۹۱۰ء میں شائع ہؤا
" " احمد رضا خان بریلوی ۱۹۱۲ء " "
" " اشرف علی خان تھانوی ۱۹۱۵ء " "
" " مولوی عبدالحق حقانی ۱۹۲۰ء " "
" " مولوی محمود الحسن دیوبندی " " "

ترجمہ قرآن مجید از مولوی ثناء اللہ امرتسری ۱۹۲۶ء میں شائع ہؤا
ترجمان القرآن از ابوالکلام آزاد ۱۹۳۱ء " "
بیان القرآن از مولوی محمد علی صاحب لاہوری ۱۹۲۲ء میں اشاعت شروع ہوئی
تفسیر ماجدی از مولوی عبدالماجد دریا بادی ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی
ترجمہ کلام مجید از مولوی احمد سعید دہلوی ۱۹۵۲ء " شائع ہؤا
تفہیم القرآن مولوی ابوالاعلیٰ مودودی۔ ابھی مکمل شائع نہیں ہوئی
ترجمہ قرآن کریم از حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ ———
" " حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ ———
تفسیر صغیر از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی

تفسیر صغیر کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بامحاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیری حواشی پر مشتمل ہے۔ ترجمہ ایسا عمدہ اور سلیس ہے کہ قرآنی مطالب خود بخود ذہن میں آتے جاتے ہیں۔ اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ آخری ایڈیشن [illegible] میں شائع ہؤا جو دیدہ زیب اور بہت عمدہ ہے۔

شیعی تراجم میں سے دو زیادہ مشہور ہیں:-

۱۔ الکلام اللہ ترجمہ فرمان علی صاحب ۱۳۲۰ھ میں شائع ہؤا
۲۔ ترجمہ از حکیم سید مقبول احمد صاحب۔

ہندی تراجم۔ ہندی زبان میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ کہا جاتا ہے کہ ۱۸۸۴ء میں ہؤا جبکہ الور کے راجہ نے اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کیا اور اس نے ایک عراقی عالم سے ہندی میں قرآن مجید کا ترجمہ کروایا اور اسے سُن کر وہ مسلمان ہو گیا۔

۱۹۳۴ء میں سردار محمد یوسف صاحب

ایڈیٹر اخبار "نور" قادیان نے ہندی زبان میں ترجمہ قادیان سے شائع کیا جو کافی مقبول ہوا۔

ایک ہندی ترجمہ ریورنڈ ڈاکٹر احمد شاہ نے شائع کیا۔ اسی طرح ایک ترجمہ ہندی رسم الخط میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے کیا جسے خواجہ حسن نظامی نے شائع کروایا۔ اس کے ساتھ ہندی زبان میں تفسیر بھی ہے۔

موجودہ دور میں جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے قرآن کریم کا مکمل ہندی ترجمہ نئے رنگ میں اور مفید حواشی کے ساتھ مرتب کیا جا رہا ہے۔ جس کا ایک پارہ شائع ہو چکا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ اصل متن بھی ہے۔ ترجمہ تفسیر صغیر کو ملحوظ رکھ کر کیا جا رہا ہے۔

برصغیر کی دیگر زبانوں میں تراجم

برصغیر میں لوکل زبانیں بہت زیادہ ہیں چنانچہ ان میں سے بنگالی، گورمکھی، گجراتی، مرہٹی، تلیگو، ملیالم، سندھی، پشتو وغیرہ میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پنجابی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

بنگالی زبان میں ۱۹۰۸ء میں ولیم گولڈسیک نے مع متن ترجمہ شائع کیا۔ مولنا اکرم خان صاحب ایڈیٹر "آزاد" ڈھاکہ کا ترجمہ بہت معروف ہے تقسیم ملک کے بعد مختلف اداروں کی طرف سے بعض ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی بنگالی ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کی اشاعت کا کام باقی ہے۔

گجراتی زبان میں متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں جو اکثر بمبئی سے شائع ہوئے۔ ان میں ایک ترجمہ حاجی غلام علی حاجی اسماعیل رحمانی ایڈیٹر "راہِ نجات" کا ہے۔

مرہٹی زبان میں حکیم صوفی میر محمد یعقوب خان صاحب نے ترجمہ کیا جس کے مصارف میر عثمان علی خانصاحب نظام دکن نے برداشت کئے۔

تلیگو میں دو ترجمے ہوئے ہیں جو ہندوؤں نے کئے ہیں۔ ایک مسٹر نرائن راؤ ایم۔اے نے اور دوسرا مسٹر ونکٹا رتنن نے کیا۔

ملیالم میں بھی ایک ہندو مسٹر ایس این۔ کرشن راؤ ایڈیٹر ماہنامہ "سدگرو" نے کیا۔

گورمکھی میں بھی بعض تراجم سکھوں کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ حال ہی میں گیانی عباد اللہ صاحب نے تفسیر صغیر کو گورمکھی میں ترجمہ کیا ہے۔ جو انشاء اللہ جلد چھپ جائے گا۔

ترکی تراجم

ترکی زبان میں ایک ترجمہ سلطان عبد الحمید کے زمانہ میں ۱۹۰۲ء میں بخاریہ پریس سے شائع ہوا۔ اسی طرح ابراہیم حلمی کی طرف سے "ترجمۃ القرآن" کے نام سے ترجمہ شائع ہوا۔

۱۹۵۵ء میں عمر رضا ڈوگرل کی طرف سے

استنبول سے ترجمہ مع تفسیری حواشی شائع ہوا ہے۔ ترکی کے محکمۂ معارف کے زیرِ ادارت ایک ترجمہ مرتّب کیا گیا ہے جس میں عربی متن کے ساتھ ترجمہ ہے ضروری تفسیری حواشی بھی دیئے گئے ہیں۔

چینی و جاپانی تراجم

چینی زبان میں اکثر تراجم غیر مسلموں نے کئے جو معاندانہ انداز میں کئے گئے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں جدید چینی ترجمہ شائع ہوا۔

جاپانی زبان میں ترجمہ شیخ عبدالرشید ابراہیم نے جاپانی علماء کی مدد سے کیا۔

انڈونیشین تراجم

انڈونیشین زبان میں بھی متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں۔ ایک ترجمہ جاوی زبان میں ۱۹۱۲ء میں عمدہ طور پر شائع ہوا تھا۔ ملائی زبان میں مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے کیا ہے۔ مگر ابھی شائع نہیں ہوا۔

برمی تراجم

ایک نومسلم احمد اللہ صاحب نے برمی زبان میں ترجمہ پچاس ہزار کی لاگت سے تیار کر کے مفت تقسیم کیا۔ ایک اور ترجمہ مولوی رحمت اللہ نے علیحدہ پاروں کی شکل میں کیا۔

عبرانی تراجم ۔ جدید عبرانی میں یعقوب بن اسرائیل نے لاطینی زبان سے ترجمہ کیا۔

ایک ترجمہ ہرمن وکنڈرف نے ۱۸۵۷ء میں شائع کرایا۔

یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کے زیرِ نگرانی ڈاکٹر جوزف رولن نے ترجمہ کیا ہے۔

قرآن کریم کے منظوم تراجم

قرآن مجید کے تراجم کے سلسلہ میں ایک دلچسپ امر یہ ہے کہ بعض صاحبِ ذوق اصحاب نے قرآن مجید کے ترجمہ کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اِس بارہ میں جس قدر کام ہوا وہ صرف اُردو زبان میں ہوا ہے۔ چنانچہ بعض معروف تراجم درج ذیل ہیں:

۱۔ ۱۹۴۴ء میں مولوی ابراہیم بیگ چغتائی نے قرآن مجید کے ترجمہ کو منظوم کیا۔

۲۔ ۱۹۴۶ء میں علّامہ عاشق حسین سیماب اکبرآبادی نے "وحیٔ منظوم" کے نام سے ترجمہ کیا۔ سیماب صاحب نے مثنوی مولینا روم کا بھی منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ان کے ترجمہ میں سے بطور نمونہ سورۃ الناس کا ترجمہ درج ذیل ہے ؎

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں
(اے پیغمبر) کہدو مَیں اس رب کی لیتا ہوں پناہ
جو ہے ربِّ خلق لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ
اور جو معبود لوگوں کا ہے (عالم کا خدا)
اسکے شر سے جو (دلوں میں) وسوسے ہے ڈالتا

اور چھپ جاتا ہے دل میں وسوسے جوڑ الکو
خواہ وہ جنات سے ہو یا ہو از نوعِ بشر

۳- آغا شاعر قزلباش نے بھی قرآن مجید کے منظوم ترجمہ کے چند پارے شائع کئے ہیں۔

۴- جوش ملسیانی جو آل انڈیا ریڈیو سے منسلک ہیں اور ہندو ہیں ان کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔

۵- انیسویں صدی میں مکرم عبد السلام صاحب نے "کلام مجید منظوم" کے نام سے منظوم ترجمہ کیا تھا جو اس وقت نایاب ہے۔

۶- کیف لکھنوی جو نولکشور صاحب کے پوتے ہیں اور سنہ ۱۹۴۲ء میں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا ان کی طرف سے ۱۹۶۴ء میں "مفہوم القرآن" کے نام سے پہلا اور دوسرا پارہ منظوم شائع ہو چکا ہے۔ اور وہ اٹھارہ پارے تک اس کام کو مکمل کر چکے ہیں۔

ضروری گزارش

دنیا کی مختلف اور اہم زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی تاریخ کے متعلق جس قدر معلومات حاصل کی جا سکی ہیں انکو اس مضمون میں اکٹھا کر دیا گیا ہے لیکن اس بارہ میں ابھی کافی گنجائش باقی ہے اسلئے قارئین اس کے متعلق اپنی آراء اور معلومات سے اطلاع فرمائیں تاکہ اس تاریخ کو کما حقہ مرتب کیا جا سکے۔ نیز اس مضمون کے متعلق بھی اطلاع دیں کہ آیا کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ +

چند اخبارات کی آراء

۱- روزنامہ "نئی روشنی" کراچی اپنی ۱۹ر جون سنہ ۱۹۶۸ء کی اشاعت میں اپنے اداریہ "زیارتِ فرقان" اور "قرآن کا پیغام گھر گھر گوشہ گوشہ پہنچا دو" میں لکھتا ہے:-

"مستحق مبارکباد ہیں وہ تمام مسلمان اور ادارے جو جشنِ نزولِ قرآن کے سلسلہ میں متحرک اور باعمل منصوبوں پر عامل ہیں۔ چودہ سو سالہ جشنِ نزولِ قرآن کے سلسلہ میں ایک اور کام کی بات اس "پاکیزہ نمائش" کا انعقاد ہے جو جناب علامہ احمد مختار صاحب امیر کی توجہ، اور مرزا عبد الرحیم بیگ ایڈووکیٹ۔ علامہ اجمل شاہد ایم۔اے اور چودھری ظفر اللہ خان جیسے احباب کے جوشِ تعاون سے ۱۵ر جون کو کراچی میں منعقد ہوئی اور جس کا افتتاح ڈاکٹر ممتاز حسن ستارۂ پاکستان جیسے فاضل نے کیا۔ اس نمائش میں جسے "زیارتِ فرقان" کا مقدس اجتماع کہنا چاہیئے انگریزی، ہندی، گورمکھی، جرمنی، ولندیزی، فرانسیسی، انڈونیشی، فلپینی، جاپانی، ترکی، ہسپانوی، سواحیلی، روسی زبانوں میں مترجم نسخہ جات دزیر ترتیب و تدوین نسخہ جات کے علاوہ تفسیر محمودی، تفسیر و ترجمہ ولی اللہی، عصر حاضرہ

کی سائنسی ایجادات و معلومات کے بارے میں دس قرآنی پیشگوئیاں وارشادات، شہنشاہِ ایران کی جانب سے مطبوعہ نسخہ قرآن پاک اور احمدیہ مشن تبلیغ القرآن کی بصیرت افروز مترجمہ مساعی اور اقوام عالم میں تعلیماتِ قرآنی کی روشناسی کے مختلف اسلوب و نسخہ جات، بعض قلمی نوادراتِ قرآنی، کتبات، طغرے حرم نبوی و کعبۃ اللہ کے عکس منورہ بھی اس طرح پیش کئے گئے تھے کہ ۱۴ سو برس قبل نزولِ قرآن کی جلالت و عظمت کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا تھا"

(۲) روزنامہ "مشرق" کراچی رقمطراز ہے:۔

"پاکستان کے ممتاز دانشور جناب ممتاز حسن نے کہا ہے کہ قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں زیادہ سے زیادہ ترجمے کئے جائیں تاکہ بیرونی دنیا کے لوگ قرآن حکیم سے استفادہ کریں اور اسلام صحیح صورت میں ان تک پہنچ سکے۔ انہوں نے کہا اس طرح بین الاقوامی سطح پر قرآن کی تفہیم کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ وہ آج شام چودہ سو سالہ جشن نزولِ قرآن کریم کے سلسلے میں احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ پر تراجم قرآن کریم کی نمائش کا افتتاح کر رہے تھے۔

جناب ممتاز حسن نے کہا ان تراجم کی نمائش بھی ضروری ہے جو غیر مذاہب کے عالموں نے کئے ہیں تاکہ صحیح تراجم کے تقابلی مطالعہ کے بعد ان غلطیوں کی نشاندہی کی جا سکے جن کی وجہ سے اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ قبل ازیں تراجم قرآن کی نمائش کرنے والی تنظیمی کمیٹی کے چیئرمین جناب احمد مختار نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ اس نمائش کا مقصد لوگوں کو قرآن کی عظمت سے آگاہ کرنا ہے۔

انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا یہ آخری پیغام جو نبی آخر الزمانؐ کے توسط سے پہنچا نسلِ انسانی کی تمام روحانی بیماریوں کا علاج اور تزکیہ و تصفیہ نفس اور اخلاقِ فاضلہ کے حقائق کا سچا بیان ہے"

(مشرق کراچی ۱۷؍جون ۱۹۶۸ء)

(۳) روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنی ۱۷؍جون کی اشاعت میں فوٹو کے ساتھ نمائش کے افتتاح کی حسب ذیل خبر شائع کی:۔

"مسٹر ممتاز حسن نے کہا کہ قرآن پاک صداقت اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسے صحیح متن اور بلاکم و کاست ترجمہ کے ساتھ ساری دنیا میں پہنچا دیں۔ وہ آج شام یہاں ۱۴ سو سالہ جشن نزولِ قرآن کے سلسلہ میں مقامی جماعتِ احمدیہ کے زیر اہتمام قرآن پاک کے ترجموں کی ایک نمائش کا افتتاح کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا قرآن پڑھی جانیوالی کتاب کو کہتے ہیں اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اسے پڑھیں۔ اسے بالائے طاق رکھنا کلام پاک کے ساتھ سب سے بڑی ناانصافی ہے قبل ازیں چیئرمین تنظیمی کمیٹی تراجم قرآن کریم مسٹر احمد مختار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یورپ اور اقوام عالم کو قرآن کریم سے روشناس کرانے کے لئے جماعت احمدیہ کے سربراہ نے تراجم کا جامع منصوبہ بنایا جس کے مطابق انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش، سواحیلی، یوروبا، لوگنڈا، ہندی، گورمکھی اور اردو میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ پریس میں ہے۔ ہسپانوی، ملائی، پرتگیزی، اطالوی، پولش، روسی، انڈونیشی، فینٹی، چینی اور آسامی زبانوں میں ترجمے قریب قریب مکمل ہو چکے ہیں۔"

(۴) انگریزی روزنامہ "ڈان" کراچی نے اپنی ۷ / جون کی اشاعت میں لکھا:۔

"برصغیر پاک و ہند میں قرآن کریم کا پہلا ترجمہ دوسری صدی ہجری میں سابق صوبہ سندھ کے ہندو راجہ کے ایماء پر کیا گیا تھا کیونکہ وہ قرآنی تعلیمات سے روشناس ہونا چاہتا تھا۔" یہ بات کل مکرم ممتاز حسن صاحب سابق مینجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک پاکستان نے فرمائی۔ وہ دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم کی نمائش کا افتتاح احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ پر کر رہے تھے۔

مکرم ممتاز حسن صاحب نے منتظمین کی "عمدہ اور دلکش نمائش" کے انعقاد کیلئے بہت تعریف فرمائی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جو لوگ قرآن کریم اور اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے نیک کام میں مصروف ہیں وہ انتہائی تعریف کے مستحق ہیں۔

اس سے قبل چوہدری احمد مختار صاحب چیئرمین انتظامیہ کمیٹی نے اپنے استقبالیہ خطاب میں مختصر طور پر اس نمائش کے انعقاد کے مقصد اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

افتتاحی تقریب کے بعد مکرم ممتاز حسن صاحب اور دیگر متعدد مہمانوں نے دنیا کی متعدد زبانوں میں تراجم کو جو بہت ہی عمدہ طور پر لائبریری کے کمرہ میں شیلف کے اوپر سجائے گئے تھے زیارت فرمائی۔"

زائرین کے تاثرات

بطور نمونہ چالیس آراء

جماعت احمدیہ کراچی کی نمائش تراجم قرآن کریم میں زائرین کی تعداد نصف لاکھ سے زائد تھی۔ تمام زائرین نے ہی اس نادر نمائش کے انعقاد پر اپنی دلی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اور منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ ان میں سے ہزاروں افراد نے اپنے دلی تاثرات کا اظہار زبانی اور تحریری طور پر فرمایا۔ چونکہ زائرین ہر طبقۂ خیال کے تھے اس لئے وزٹرز بک میں انہوں نے اپنے تاثرات انگریزی، گجراتی، سندھی، چینی، کورین، پشتو اور اردو میں تحریر کئے ہیں۔ ان تمام کو درج کرنا ممکن نہیں۔ صرف چالیس تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تا یہ اندازہ ہو سکے کہ اس نمائش نے زائرین پر کیا اثر قائم کیا۔

(۱) رضا حسین صاحب رضوی نائب صدر یونائیٹڈ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن

"نمائش تراجم قرآن مجید و نسخہ جات قرآن حکیم واقعی ایک قابلِ قدر اور مستحسن اقدام ہے۔ جو مذہبی اور علمی معلومات میں بیش بہا اضافہ کا باعث بھی ہے۔"

(۲) کرار نوری صاحب آف ریڈیو پاکستان

"عقائد میں اختلاف سہی لیکن یہ بات بالکل واضح ہے کہ احمدی حضرات اپنے عقائد کی روشنی میں بھی ٹھوس کام کر رہے ہیں۔ ان حضرات میں باہمی ربط و ضبط کے علاوہ اخلاقی رچاؤ بھی بہت خوبصورت ہے۔"

(۳) چوہدری خلیل احمد صاحب سرگودھا

"آج مجھے پندرہ جون ۱۹۶۸ء کو اس عظیم الشان نسخہ جات کی نمائش دیکھ کر از حد مسرت ہوئی۔ زندگی میں پہلی مرتبہ اس قسم کی عظیم الشان نمائش دیکھی جسے دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اگر سب لوگ اس طریقہ سے جس طرح جماعت احمدیہ عظیم الشان کام کر رہی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر اس کام کو سب بھائی مل کر کریں اور باہمی مخالفت کو نظر انداز کر دیں تاکہ سب بھائی اکٹھے ہر کام کو سرانجام دے سکیں۔ جماعت کو خاص مبارک باد دی جاتی ہے۔

نوٹ:- میں نے دنیا میں اتنی زبانوں کی نمائش کبھی نہیں دیکھی۔"

(۴) مجید احمد خان گولیمار پیر آباد کراچی ۱۸

"قرآن کریم کی اشاعت کا یہ طریقہ بہت ہی پسند آیا۔ اس سے دنیا میں زیادہ سے زیادہ اسلام پھیلے گا۔ ہمارا مذہب ہر جگہ رہے گا۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین"

(۵) کلیم مرزا صاحب آف ریڈیو پاکستان کراچی

"قرآن حکیم کی نمائش دیکھی اور خوشی اس بات کی ہوئی کہ یہ ایک نیک کام ہے اور اس میں جو نادر نمونے جمع کئے گئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔ خاص طور پر قلمی نسخے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔"

(۶) کریم بخش صاحب نیک نزئی چاکیواڑہ کراچی

"قرآن پاک کے نادر نسخہ جات دیکھ کر روحانی سکون نصیب ہوا۔ جماعت احمدیہ کو اس مقدس نمائش پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔"

(۷) عبدالحمید صاحب عثمان اسلامی کراچی

"زندگی میں پہلی بار ایسا موقعہ آیا کہ ہر زبان میں قرآن شریف چھپے ہوئے دیکھنے نصیب ہوئے۔ انشاء اللہ ہمیشہ سب کو دیکھنا نصیب ہوگا۔ آمین"

(۸) جناب ابو محمد سلطان احمد ورنگ آباد کراچی

"آج احمدیہ لائبریری بندر روڈ میں قرآن عزیز کی نمائش میں آ کر دلی مسرت ہوئی۔ اس نمائش میں جماعت نے کئی زبانوں میں تراجم قرآن کے کافی نسخے رکھے ہیں۔ واقعی قرآن عزیز سے والہانہ محبت و شیفتگی اسی کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو دین و دنیا میں ہر طرح کی کامیابیاں عطا فرما دے۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء"

(۹) محمد نقی صاحب عزیز آباد کراچی

"آج اتفاق سے احمدیہ لائبریری کے زیر اہتمام نمائش قرآن کو دیکھنے کا اتفاق ہوا مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ احمدیہ لائبریری نے قدیم زمانہ کے نسخے احتیاط سے رکھے اور ہمیں ان کے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ کام مذہب اسلام کے لئے بہت اچھا ہے اور کارِ ثواب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ آمین"

(۱۰) عبدالمنان قادری صاحب ڈیوٹ لائن کراچی

"میں احمدیہ لائبریری کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جو یہ نیک قدم اٹھایا وہ بہت ہی قابلِ تعریف ہے جس کے دیکھنے سے

انسان کا دل باغ باغ ہوتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کی نمائش وسیع پیمانے پر کی جائے گی۔"

(۱۱) مسرت حسن صاحب ناظم آباد کراچی ۱۸

"احمدیہ تبلیغی مشن اور احمدیہ لائبریری کی تمام مساعی بہرصورت لائق ستائش ہیں۔ گو کہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کی طباعت مختلف زبانوں میں دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور اس بات کا احساس بھی دل کے گوشہ میں اُبھرتا ہے کہ جو کام ملک کے تمام مسلمانوں کو کرنا چاہیئے تھا (اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہوئے) وہ صرف احمدیہ تبلیغی مشن تن تنہا انجام دے رہا ہے۔

میری نیک تمنائیں اور خواہشات احمدیہ مشن کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خصوصاً احمدیہ تبلیغی مشن کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔"

(۱۲) اقبال احمد صاحب ناظم آباد کراچی

"میں احمدیہ تبلیغی مشن کے اس نیک قدم سے بہت خوش ہوں جس نے اپنی تمام تر کوششوں سے قرآن کریم کے مختلف زبانوں کے نادر تحفے اکٹھا کر کے تمام مسلمانوں کے دلوں کو پھر سے روشن کر دیا۔"

(۱۳) محمود قیصر صاحب فیڈرل ایریا کراچی

"اگرچہ یہ نمائش مختصر ہے مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ابھی کچھ لوگ اسلام کی نشر و اشاعت میں واقعی خلوص نیت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ میں خود مسلمان نہیں مگر محنتی لوگوں کی قدر کرتا ہوں خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔"

(۱۴) عبد اللطیف صاحب کراچی

"یہ نمائش دیکھ کر ہمیں دلی اور روحانی مسرت حاصل ہوئی۔ حقیقت میں قرآن پاک ہی واحد کلام ہے جو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اگر اس قسم کے اجتماع ہوتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب مسلمان اعتماد و یقین اور تنظیم کا سبق حاصل کر لیں گے۔"

(۱۵) اے وحید خان صاحب عبد الستار بلڈنگ کراچی

"قرآن پاک کی نمائش دیکھ کر مجھے بڑی دلی مسرت ہوئی اور ساتھ ساتھ معلومات میں بھی اضافہ ہوا۔ اگر آئندہ بھی اس قسم کی نمائشیں ہوتی رہیں تو یہ نہ صرف معلومات

میں اضافہ کریں گی بلکہ ایمان بھی تازہ ہوا ہوگا۔"

(۱۶) عزیز قریشی صاحب ۱۹ ار مہر آباد کراچی

"قرآن شریف کی یہ نمائش دیکھ کر از حد خوشی ہوئی اور رُوح کو سکون۔ اگر ایسے ہی انتظامات وقتاً فوقتاً ہوتے رہیں تو اکثر مجھ جیسے گنہگار بھی اپنے قدم اس طرف اٹھائیں گے نہ کہ خرافات کی طرف۔"

(۱۷) محمد اسلم خان صاحب محمود آباد ۲۹ ۔کراچی

"قرآن پاک کی عظمت سے ہر اہلِ ایمان کما حقہٗ واقف ہے۔ اس کی نمائش کر کے مسلمانوں کو قرآن پاک دیکھنے کی دعوت دینا بہترین عمل ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ فعل یقیناً قابلِ تعریف ہے۔ خاص طور پر مختلف ممالک کے نسخوں اور مختلف ادوار کے نسخوں کی نمائش کر کے جماعت نے اپنے لئے ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ مجھے قرآن پاک کے مختلف نسخوں کو دیکھ کر دلی مسرت اور خوشی ہے۔ خداوند کریم ہمیں اس کتاب کے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۱۸) سیّد شبیر علی صاحب جعفری پی ای سی ایچ ایس کراچی

"قرآن کریم کے نسخے دیکھے۔ بہت عمدہ تحریک ہے اور اس میں تمام پاکستان کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔"

(۱۹) محمد ریاض صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

"آپ کی محنت کی اللہ تعالیٰ جزا دے۔ آپ نے یہ کام کر کے قوم کو سیدھے راستے پر لانے کی بھرپور کوشش کی۔ خداوند تعالیٰ آپ کی محنت کے عوض آپ کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور قیامت کے دن رسولِ مقبول حضرت محمدؐ آپ کی شفاعت کریں۔ آمین"

(۲۰) شاہد حسین شاہ صاحب ہد صاحب ایف ۸۴/۱۳ نئی کراچی

"قرآن پاک کی نمائش سے ہم جیسے نہالوں پر جو اثر پڑا ہے اس کی از حد ضرورت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اگر مذہبی صلاحیتوں کو اُبھارنا ہو تو ایسے مقدس کام کئے جانے چاہئیں۔ ہم جیسے گنہگار اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔"

(۲۱) جناب آزاد اکبر آبادی

"جماعت احمدیہ کے دفتر والوں نے اس نمائش کا انتظام کر کے پیاسی رُوحوں پر اور تشنہ نگاہوں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے بخصوصاً مجھ جیسا رندِ خراباتی بے حد

متاثر ہوا ہے اور خداوندِ دو عالم کے کلامِ پاک کی تفسیر و آیات بہر انداز نگاہ و قلب کے لئے طمانیت کا باعث ہوئی ہیں۔ خداوندِ دو عالم اپنے حبیبؐ کے صدقے میں ان حضرات کی کوششوں میں لازوال اضافہ عطا کرے۔ آمین"

(۲۲) محمد سلام اقبال مارکیٹ کراچی

"جناب بندہ نواز صاحبان! (۱) سب سے پہلے تو آپ اپنی جماعت کے امیر کو میر اسلام کہدیں کیونکہ بزرگ باعثِ رحمت ہوتا ہے۔ (۲) آپ نے جس کوشش سے یہ نمائش شروع کی ہے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں خدا اس کا آپ کو اجر دے گا کیونکہ یہ کام کر کے آپ نے خدمتِ اسلام انجام دی ہے۔"

(۲۳) محمد ایوب صاحب ٹرنری ہسپتال بندر روڈ

"ناچیز بانیٔ نمائش قرآن اور اراکین تنظیم کی خدمت میں شکریہ کے بعد ان کو یہ کہنا ضروری سمجھتا ہے کہ آپ لوگوں نے اس عظیم نمائش کے ذریعہ ہماری اسلامی معلومات کو فروغ دینے میں ایک عظیم قدم اٹھایا ہے۔ کاش ہمارے اس ملک میں جو ایک اسلامی ملک ہے اسی طرح کی تقاریب منعقد ہوتی رہیں تاکہ ہمارے کردار اور اخلاق پر اس کا اثر پڑے اور ہم صحیح طریقے سے مسلمان بن کر یہ ثابت کر سکیں کہ واقعی یہ پاکستان ایک مسلم مملکت ہے۔"

(۲۴) خواجہ محبوب صادق صاحب ایڈووکیٹ کراچی

"یہ نمائش قرآن پاک کی عظمت اور اس کی خوبیوں کو اجاگر کرتی ہے تبلیغ دین قرآن شریف کی اشاعت کے بغیر ناممکن ہے ایسی نمائشیں جا بجا منعقد ہونی چاہئیں، تاکہ تبلیغ دین کے کام میں مدد و معاون بنیں منتظمین نے قرآن پاک کے نادر نسخے فراہم کرنے میں بڑی محنت و کوشش سے کام لیا ہے وہ ہماری تعریف کے مستحق ہیں۔"

(۲۵) لئیق الرحمٰن صاحب ناظم آباد کراچی

"عقائد اور نظریات کا اختلاف علیحدہ چیز ہے لیکن آپ نے قرآن کریم جیسی مقدس کتاب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے جو تاریخ اسلام میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے مشن میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین"

(۲۶) رضا علی عابدی صاحب نیوز ایڈیٹر روزنامہ مشرق کراچی

"کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ نمائش ہمیشہ جاری رہے۔"

(۲۷) حبیب احمد اورنگی ٹاؤن کراچی

"آج کی نمائش دیکھ کر میں اُس غلط دھیانی سے جو ہمارے ہمنواؤں نے ۱۹۲۶ء میں ڈالی تھی کہ جماعت کے تصنیف کردہ کلام پاک اور قاعدے استعمال میں نہ لائے جائیں جس سے اس جماعت کو تقویت پہنچے۔ مگر آج میں یہ کہنے پر مجبور ہو چکا ہوں کہ یہ جماعت محنت اور کوشش کے لحاظ سے تمام جماعتوں کی نسبت صفِ اول پر ہے اور میرے ہمنوا غلطی پر تھے۔"

(۲۸) اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ کراچی

"مجھے آپ کی منعقدہ نمائش قرآن کریم دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ یہ بڑے ثواب اور برکت کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ اس نعمت سے سب کو سرفراز فرمائے۔ آمین"

(۲۹) عبدالوہاب خان صاحب اولڈ حاجی کیمپ کراچی

"نمائش ہذا کا اہتمام جماعت احمدیہ کا ایک بامقصد قدم ہے جو دوسری مذہبی جماعتوں کے لئے باعث تقلید ہے۔ کاش کہ دوسری جماعتیں غیر ضروری تقریبات کے بجائے ایسی ہی نیک اور قابلِ تعریف اور بامقصد تقریبات کا اہتمام کیا کریں۔"

(۳۰) خالد ہمایوں صاحب ایڈوکیٹ کراچی

"احمدیہ جماعت کی اس قرآنی پیشکش سے بے انتہاء مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جماعت کو ایسے کارناموں کی مزید توفیق عطا کرے تاکہ لوگ اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔"

(۳۱) محمود جاوید صاحب پوسٹ بکس نمبر ۲۰۴۷ کراچی

"کلامِ پاک کے نادر نسخہ جات کی نمائش ایک ایسا کارنامہ ہے جس پر اس کے منتظمین لائقِ مبارکباد ہیں۔ کاش اس قسم کی نمائش ہماری سماجی زندگی کا جزو بن جائے۔"

(۳۲) انعام اللہ صاحب صدیقی بوہرہ پیر کراچی

"میں آپ لوگوں کو اس مبارک کتاب کی خدمت کرنے پر دادِ تحسین دیتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو مزید قرآن پاک کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آجکل ہماری قوم اشتراکیت کی طرف مائل ہو رہی ہے اگر ہمارے علماء اس کو عوام تک پہنچانے میں صحیح معنوں میں کامیاب ہو جائیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری قوم کے نوجوان اشتراکیت کی طرف جھکنے کے بجائے اسلام کی طرف مائل ہو جائیں گے۔"

(۳۳) آفتاب خان صاحب کورنگی کالونی کراچی

"مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ابھی ہمارے یہاں اسلام کے پرستار زندہ ہیں اور بڑی محنت اور مشقت سے اپنی راہ پر گامزن ہیں۔"

(۳۴) ایس ایم لاکھانی الفنسٹن سٹریٹ صدر کراچی

"مجھے بہت خوشی ہوئی قرآن پاک کی نمائش دیکھ کر اور میں خوش ہوں گا کہ اگر ہر سال ایسی نمائشیں منعقد کی جائیں۔ میری دعا ہے کہ خدا آپ کو کامیاب کرے۔"

(۳۵) محمد عاشق علی پیر الٰہی بخش کالونی کراچی

"قرآن کریم کے پاک نسخہ جات کو مختلف زبانوں میں دیکھ کر از حد دلی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اور زیادہ کامیابی عطا فرمائے (آمین)

ان نسخہ جات کو دیکھ کر ایمان تازہ ہو گیا یہ ایک ایسا مشن ہے جس کے ذریعے تمام دنیا قرآن کریم کی برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جائے گی قرآن کریم کے نسخہ جات کی نمائش قابلِ ستائش ہے۔ انشاء اللہ یہ مشن تمام دنیا کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو اللہ تعالےٰ اپنے حبیبؐ کے صدقے میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ ان کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین"

(۳۶) شرف الدین احمد منانی صاحب کلیٹن روڈ کراچی

"اللہ جل شانہ' کا کلام اور اس کی عنایتوں کے طفیل مجھے اس قدر بصیرت افروز جشن میں شریک ہونے کا موقع میسر آیا۔ دل کی گہرائیوں سے اس کا شکر گزار ہوں اور خدام کے لئے دست بدعا ہوں کہ ان کے دلوں میں فرقانِ عظیم کی زیادہ سے زیادہ محبت پیدا ہو اور وہ اس کے معنی کو خود سمجھیں اور دوسروں کو سمجھنے کا موقع دیں۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا صلہ اور جس کا اجر بجز اس مالک کے اور دوسرا کوئی نہیں دے سکتا کہ جس کے کلام کی یہ نمائش کر رہے ہیں اور جس کی اشاعت کے لئے یہ دن رات کوشاں ہیں پھیلائیے اور زیادہ پھیلائیے کہ اصل خدمت یہی ہے، زندگی یہی ہے اور نصب العین حیات یہی ہونا چاہیئے —— بھلا ایک معمولی آدمی اتنے گراں قدر اور بیش بہا مجموعے کہاں دیکھ سکتا تھا اگر آپکی یہ سعی جمیلہ نہ ہوتی۔"

(۳۷) غلام محمد آفریدی صاحب کالٹیکس کیماڑی کراچی

"جن حضرات نے اس مقدس نمائش کا اہتمام

کیا وہ قابلِ مبارکباد ہیں کیونکہ اس طرح
سے ہمیں قرآن کریم کے دیرینہ نسخے دیکھنے
کا موقعہ ملا اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ دوسرے
ممالک میں قرآن کریم کس طرح سمجھا جا رہا ہے
خداوند پاک ہم سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم
پر گامزن کرے اور اپنا دیرینہ وقار بحال
کروائے۔ آمین ثم آمین"

(۳۸) محمد طارق خان ڈی جے سائنس کالج کراچی

"ماشاء اللہ بڑی رُوح پرور نمائش
ہے۔ ایمان تازہ ہو گیا۔"

(۳۹) اعجاز ملک صاحب ایڈیٹر "نیکوما" کراچی

"خدا کی قسم میرے پاس وہ الفاظ
نہیں ہیں جن سے میں جماعت احمدیہ کی
اس بیش بہا جدوجہد کی تعریف کر سکوں
صرف یہی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت
دنیا میں اگر کوئی صحیح مذہبی جماعت
اسلام کی خدمت کر رہی ہے وہ
یہی جماعت ہے ...... اللہ تعالیٰ
اس جماعت کا حامی ہو جس نے یہ قابلِ
تحسین نمائش منعقد کی ہے۔"

(۴۰) سجاد احمد صاحب شیکسپیئر لائن کراچی

"ایمان میں تازگی پیدا ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطوط

منتظم صاحب نمائش تراجم قرآن کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش تراجم قرآن کریم میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا اور اس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائی۔ حضور نے ۲ اور ۸ احسان (جون) کے خطوط کے جواب میں نمائش کے پروگرام کے متعلق تحریر فرمایا۔

(۱) "اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ آپکو اور جملہ احباب جماعت کو
زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق
دے اور نمائش کی تقریب ہر لحاظ سے
بابرکت کرے۔"

چنانچہ یہ حضور کی دعاؤں کا ہی اثر تھا کہ خدا تعالیٰ نے نمائش میں غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرمائی۔

(۳) ۲۴ احسان کو نمائش کی رپورٹ کے متعلق فرمایا:-

"الحمد للہ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو
ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے بیش از بیش خدمتِ
دین کی توفیق دے اور نمائش تراجم قرآن مجید کے
بہترین نتائج پیدا فرمائے۔"

(۴) ۳۰ احسان کے خط کی رپورٹ کے متعلق فرمایا:-

"الحمد للہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ گجراتی لٹریچر تیار کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں کے نیک نتائج پیدا کرے۔

اسلام کے بنیادی عقائد پر تمام مسلمان متفق ہیں

[روزنامہ کوہستان لاہور مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۸ء میں محترم فضل حمید صاحب کا ایک نہایت ٹھوس، ہمدردانہ اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق مقالہ شائع ہوا ہے ـــــ ہم اسے قارئین الفرقان کے مطالعہ کے لئے درج کرتے ہیں۔ ـــــــــ (ایڈیٹر)]

"مسلمانوں کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت صاف طور پر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ جب کبھی مسلمانوں کے کسی ملک میں فرقہ پرستی کا زور ہوا تو ملّی اتفاق و یکجہتی کو ناقابلِ تلافی صدمہ پہنچا اور قومی استحکام کے عناصر مضمحل اور زوال آمادہ ہو گئے۔ بعض حالات میں تو فرقہ وارانہ بغض و منافرت سخت قسم کے فساد یا خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لیتی تھی۔ اور ملک کے دشمن اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد کی بربادی اور خلیفہ معتصم باللہ کی ہلاکت کے اسباب میں یہ حزبی عداوت اور باہمی نفرت کی ریشہ دوانی کام کر رہی تھی۔ ابن علقمی کی غداری اور حکیم نصیر الدین طوسی کی بدخواہی کی تہہ میں فرقہ وارانہ رنجش و آزردگی کے سوا اور کیا تھا؟ جلال الدین خوارزم شاہ جو سلجوقی ترکوں کا نہایت اولوالعزم جری و جسور اور ذی شان حکمران تھا ہلاکو خان کے مقابلہ میں محض اس لئے ہزیمت خوردہ ہوا کہ اُسے مسلمانوں کے ایک فرقہ کی حمایت و ہوا خواہی حاصل نہ تھی۔ الغرض فرقہ بندی ملّی و سیاسی استحکام کے اعتبار سے ایک بڑی آفت ہے جس سے محتاط و خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے اپنے نام لیواؤں کو توحید کے مرکزی عقیدہ پر مجتمع کیا ہے۔ سب مسلمانوں کا خدا ایک، قرآن ایک، صاحب شریعت پیغمبر ایک۔ پھر فرقہ وارانہ اختلافات کی فی الحقیقت گنجائش کہاں ہے۔ نسب، نسل اور اسود و احمر کے امتیازات تو اسلام نے یک قلم مٹا دیئے۔

قرآنِ حکیم نے تو عالم کے تمام مذہبوں اور ملّتوں کو توحیدِ الٰہی کے مرکزی نقطہ پر جمع کرنے اور اختلاف و نزاع کو ختم کرنے کی دعوت دی۔ اور شرک کو اسی لئے ظلم عظیم سے تعبیر کیا تھا کہ وہ تعدد آلہہ یعنی معبود کے اختلاف کی بناء پر انسان کو انسان سے جُدا کرتا ہے اور اقوام و ملل کے درمیان تعصب و نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ بہرکیف اسلام کے پیروؤں اور ماننے والوں میں فرقہ وارانہ تعصب و نفرت کے لئے ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق بنی آدم کی نجات کے لئے توحید یعنی زبان سے یہ اقرار کہ خدا تعالیٰ ایک ہے

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برحق و برگزیدہ رسول ہیں اور دل سے اس کی تصدیق کافی ہے۔ پھر سب مسلمان یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ ایسی شریعت لے کر تشریف لائے ہیں جو تا قیامت قائم رہے گی اور اس شریعت غرّاء کے بعد کوئی اور شریعت حق تعالیٰ کی طرف سے نہیں آوے گی۔ اور یہ کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے اور انسان خدا کے حضور میں اپنے اعمال کی پوری پوری جزا پاویگا اور جو دنیاوی زندگی میں اس نے ذرہ کے برابر نیکی کی ہے وہ بھی اس کے سامنے آجاوے گی اور جو ذرّہ کے برابر بدی کی ہے وہ بھی اسکے سامنے آجاوے گی۔

یہ اسلام کے بنیادی عقائد ہیں۔ جن کے بارے میں سب فرقوں کے مسلمان متفق ہیں۔ ارکانِ اسلام یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں بھی کوئی قابلِ ذکر اختلاف مسلمانوں کے درمیان نہیں ہے البتہ فروعی امور یا اصولِ دین کی تفصیل میں اختلاف ضرور ہے۔ ان فروعی امور یا تفاصیل میں بعض ایسے امور ہیں جن کے متعلق نصِ قرآنی کی صریح و واضح دلالت نہیں ہے اور تاویل و تعبیر کی گنجائش ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کے متعلق رائے یا عقیدہ کا اختلاف ایمان کے اصولوں میں اختلاف کے ہم معنی نہیں ہے۔ تعبیر و تاویل کے یہ اختلافات ذہنِ انسانی کی مختلف متنوع ساختوں پر منحصر ہیں یا اس زاویۂ نظر سے تعلق رکھتے ہیں جسے اپنی تاریخ اور توارث کے اقتضاء سے تاویل و تعبیر کرنے والا ان حقائق پر نظر ڈالتا ہے۔ اس قسم کے اختلافات کا ہونا طبعی بات ہے لیکن یہ طبعی بات نہیں کہ ہم کسی دوسرے اسلامی فرقہ کے ساتھ محض اس لئے دست و گریباں ہوں یا فساد پر آمادہ ہو جائیں کہ وہ ہماری تعبیر و تاویل میں کیوں ہم سے متفق نہیں ہے، بہ الفاظِ دیگر ہماری طرح کیوں سوچتا سمجھتا نہیں؟ اگر دیانت اور اخلاص کی بناء پر کسی فرقہ کے لوگوں کی تعبیر و ترجمانی ہم سے مختلف ہے تو ہمیں ان کے خلاف نزاع و ہنگامہ آرائی کا کیا حق پہنچتا ہے؟ ہمیں ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس قسم کے مخلصانہ اختلاف کے بارے میں حضور اقدسؐ نے فرمایا تھا کہ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ (میری اُمّت کا اختلاف رحمت ہے) ـــــ تحقیق کا راستہ سب کے لئے کھلا ہوا ہے۔

قرآن کریم تو اہلِ کتاب اور مشرکین کے ساتھ بھی مجادلہ اور سخت کلامی کی اجازت نہیں دیتا آنحضرتؐ کو ارشادِ خداوندی ہوا تھا۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

ترجمہ۔ بلاؤ اپنے رب کے راستہ کی طرف دانشمندی اور عمدہ اور پُرلطف وعظ کے ذریعہ اگر ان سے مجادلہ۔ بحث کی نوبت آجاوے تو اچھے اور ملائم طریقہ سے کرو۔

اہلِ کتاب کے لئے تو خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى

كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔

ترجمہ - کہہ دو کہ اے اہل کتاب! آؤ اس بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ ہم رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں گے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک عالم شوم عناد رکھتے تھے۔ انہوں نے سُنا کہ مولانا رومی کا یہ قول ہے کہ مَیں اسلام کے بہتّر فرقوں کے ساتھ متفق ہوں۔ عالم موصوف نے اپنے ایک شاگرد کو سکھا پڑھا کر مولانا کے پاس بھیجا کہ تم مولانا سے استفسار کرنا کہ یہ واقعی آپ کا قول ہے کہ مَیں اسلام کے بہتّر فرقوں کے ساتھ متفق ہوں۔ اگر وہ جواب اثبات میں دیں تو انہیں مغلظات سُنانا۔ چنانچہ وہ شاگرد مولانا روم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی سوال کیا۔ مولانا نے جواب دیا۔ جی ہاں یہ میرا قول ہے۔ یہ سُنتے ہی اُس نے مولانا کو خوب فحش گالیاں دینی شروع کیں۔ مولانا نے مسکرا کر کہا کہ مَیں اس میں بھی آپ سے متفق ہوں۔ وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ شیخ سعدیؒ نے باہمی رواداری و بردباری کے سلسلہ میں ہمیں کیسی اچھی نصیحت فرمائی ہے ؎

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا
دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کہ میسّر شود ایں مقام
کہ با دوستانت خلاف است و جنگ

مَیں نے سُنا تھا کہ مردانِ راہِ حق دشمنوں کا دل بھی آزردہ نہیں کرتے تھے۔ تمہیں یہ مقام کیسے حاصل ہو، دوستوں کے ساتھ ہی تمہارا لڑائی جھگڑا ہے؟

پاکستان میں شیعہ بھی ہیں سُنّی بھی، اہلحدیث بھی ہیں اور مقلد بھی ہیں، بریلوی بھی اور دیوبندی بھی۔ اسی طرح اور بھی چھوٹے چھوٹے مذہبی گروہ ہیں لیکن ان میں اکثر و بیشتر مسلمان حنفی المذہب ہیں اس اکثریت کے امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ "لا نکفر احداً من اھل القبلۃ" (جو قبلہ کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھتے ہیں ہم اُن میں سے کسی کی بھی تکفیر نہیں کرتے)۔ اور ایک موقعہ پر فرمایا۔ اگر کسی میں ستّر وجوہات کفر کی ہوں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو ہم اس پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتے۔

اس سے قطع نظر باہمی فرقہ دارانہ رواداری پر ہمارے تحفظ اور ملک کی سالمیت و استحکام کا انحصار ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے حکم یعنی "اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے رشتہ کو مضبوط طور پر پکڑے رکھو اور تفرقہ پردازی نہ کرو" پر کاربند ہوں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ سب انسان ایک خیال کے ہو جاویں یا ایک مذہب کے سب پیروکاروں کا ایک مسلک و مشرب ہو جاوے لہذا اقدارِ مشترکہ پر متفق ہونے کے بعد امورِ فروعیہ یا ان اختلافات کے لئے جو دین کی رُوح یا ایمان کی اصل سے تعلق نہیں رکھتے زیادہ سے زیادہ حاشیہ چھوڑ دینا چاہئے۔ اس رواداری کے بغیر ملّی استحکام اور امن و سلامتی کا

قیام ممکن نہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سب لوگوں کو جو اس ملک کے باشندے ہیں، اسکے قانون کی پابندی کرتے ہیں اور آئین کے وفادار ہیں اس ملک میں امن و عافیت سے زندگی بسر کرنے اور شہریت کے حقوق و مراعات سے مکمل طور پر فائدہ اٹھانے کا پورا پورا حق ہے۔ ہمارے اکابر مثلاً جمال الدین افغانی اور سر سید احمد خان نے اس بات کی بڑی کوشش کی تھی کہ مسلمان قوموں کے فرقہ وارانہ اختلافات عقل و انصاف سے مشروط، اور اپنے اپنے مخصوص مذہبی ارکان کی بجا آوری تک محدود رہیں اور نزاع و فساد کا باعث نہ ہوں۔ مولانا حالی نے اپنی مشہور مسدس میں فرقہ وارانہ تنگ نظری اور تعصب پر خون کے آنسو بہائے تھے۔ وحدتِ ملی کے جن مقاصد کے لئے سید جمال الدین نے افغانی اپنی زندگی وقف کر دی تھی ان کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے۔ انصاف کی آنکھ سے دیکھا جائے تو فرقہ وارانہ تنگ نظری، نفرت اور بے جا تعصب کے لئے قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔ قرآنِ حکیم نے تو دین کے معاملہ میں کفار کے ساتھ بھی جبر و اکراہ کی اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (ہدایت و ضلالت کے درمیان تمیز واضح ہو چکی ہے پس دین میں کوئی اکراہ نہیں ہے)۔

ایک کتاب الٰہی کے ماننے والوں کے درمیان تو تعصب و عداوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے اپنے مخصوص عقائد یا رسوم کی پابندی کرتے ہوئے بھی ہم دل آزاری اور تنگ دلی سے اپنے ظاہری اخلاق اور باطنی افکار کا دامن بچا سکتے ہیں۔ بقول ایک صوفی بزرگ کے ؎

ہزار گنجِ عبادت، ہزار گنجِ کرم
ہزار طاعتِ شب ہا ہزار بیداری
ہزار روزہ و تسبیح و صد ہزار نماز
قبول نیست اگر خاطرے بیازاری

(ہزار رات کی عبادتیں اور ہزار شب بیداریاں ہزار روزہ و تسبیح اور سو ہزار نمازیں قبول نہیں ہیں اگر کسی دل کو آزردہ کرتے ہو)۔

دراصل فرقوں کے یہ اختلاف جو بذاتِ خود اس قدر سنگین نہیں تھے، دل آزاری اور فساد کی صورت محض اس لئے اختیار کر لیتے ہیں کہ لوگ دین کی حقیقت سے غافل ہو جاتے ہیں اور فروع کو اصل سمجھ لیتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے استحکام کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اپنے فروعی اختلافات کو مٹا دیں اور دشمنانِ دین کے مقابلہ میں **بنیان مرصوص** بن جائیں۔ یہ موجودہ وقت کا شدید ترین تقاضہ ہے جس سے چشم پوشی کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے" ‡ (کوہستان ۳۰ جون ۱۹۶۸ء)

ہماری مفید کتابیں

(۱) مباحثۂ مصر

یہ مباحثہ عیسائیت کے بنیادی عقائد پر مشہور پادریوں اور احمدی مبلغ کے درمیان مصر میں ہوا تھا عربی انگریزی اور اردو میں شائع ہو چکا ہے۔ بہت دلچسپ ہے۔ قیمت اردو ۶۲ پیسے — انگریزی ایک روپیہ پچیس پیسے۔

(۲) تحریری مناظرہ

ہندوستانی پادری عبدالحق صاحب اور احمدی مبلغ مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ ہوا ہے۔ پادری صاحب دو پرچوں کے بعد بالکل لاجواب ہو گئے۔ پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

(۳) تفہیمات ربانیہ

دیوبندی اور دیگر علماء کے مجموعۂ اعتراضات کا نہایت مدلل اور مسکت جواب ہے جسے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "اعلیٰ لٹریچر" قرار دیا تھا اور جس کی افادیت پر تمام علماء سلسلہ کا اتفاق ہے۔ بڑے سائز کے آٹھ صد صفحات ہیں قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے اخباری کاغذ آٹھ روپے۔

(۴) نبراس المومنین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سو منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح طبع ہوئی ہیں۔ یہ مجموعہ ہمارے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔ قیمت صرف ۳۱ پیسے۔

(۵) القول المبین

جناب مودودی صاحب کے رسالہ "ختم نبوت" کا السا مسکت اور واضح جواب ہے کہ مودودی صاحب تردید نہ کر سکے اور لوگوں کے مطالبہ کے باوجود خاموش رہ گئے۔ صفحات ۲۵۰ مجلد قیمت دو روپے۔

(۶) اسلام پر ایک نظر

ایک مشہور مستشرقہ کی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں موصوفہ نے اسلامی مسائل کی وضاحت کرتے ہوئے ان کی معقولیت کا برملا اعتراف کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نہایت مؤثر انداز میں لکھا ہے۔ قیمت ۶۲ پیسے۔

(۷) الفرقان کا حضرت میر محمد اسحاق نمبر

ہمارے ایک بہترین استاد کے نہایت دلچسپ حالات زندگی پر مشتمل مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- **مینجر الفرقان ربوہ**

مفید اور مؤثر دوائیں

نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، پھیپھی، ناخنہ، ضعفِ بصارت

وغیرہ امراضِ چشم کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ متعدد

جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ ساٹھ

سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

کی بہترین تجویز، جو نہایت عمدہ اور بہترین اجزاء کے

ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا یا پیدا ہونے کے

بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر

ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج۔

قیمت۔ پندرہ روپے

نورِ منجن

دانتوں کی صفائی صحت کیلئے از حد ضروری ہے

یہ منجن دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت اور

علاج کے لئے بہت مفید ہے۔

قیمت۔ ایک روپیہ

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

کی بہترین تجویز جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل

سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس پچیس روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر۔ ابو العطاء جالندھری ٭ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت۔ دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفردوس

۸۵- انارکلی۔ لاھور

ماھنا **تحریکِ جدید** ربوہ

"اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار"

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ:- صرف دو روپے

مینجنگ ایڈیٹر

ایک طالب علم کا خط

"بندہ ناچیز جامعہ کا ادنیٰ سا متعلم ہے اور بندہ نے جناب کے پرچہ کا مطالعہ کیا۔ دیکھتے ہی دل مسرور ہوا اور آرزو نے مجبور کیا کہ اس پرچہ کا مطالعہ مفید ہوگا اور تعلیمی لحاظ سے بہترین مسبب بنے گا۔

لیکن شومئے قسمت بندہ چندہ کی استطاعت نہیں رکھتا۔ لہٰذا ازراہِ کرم بندہ کی حالتِ زار کو دیکھتے ہوئے رسالہ کسی فنڈ سے جاری فرما دیں۔"

نائیجیرین ہائی کمشنر پاکستان کے پرنسپل سیکرٹری الحاج بالوگن نمائش تراجم میں معلومات حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم کرنل فقیر وحیدالدین صاحب مرحوم نمائش میں مولانا محمد اجمل صاحب سے تفصیلات دریافت کر رہے ہیں۔

مکرم
الطاف گوہر صاحب
سیکرٹری
وزارت اطلاعات
و نشریات
نمائش ملاحظہ
فرما رہے ھیں -

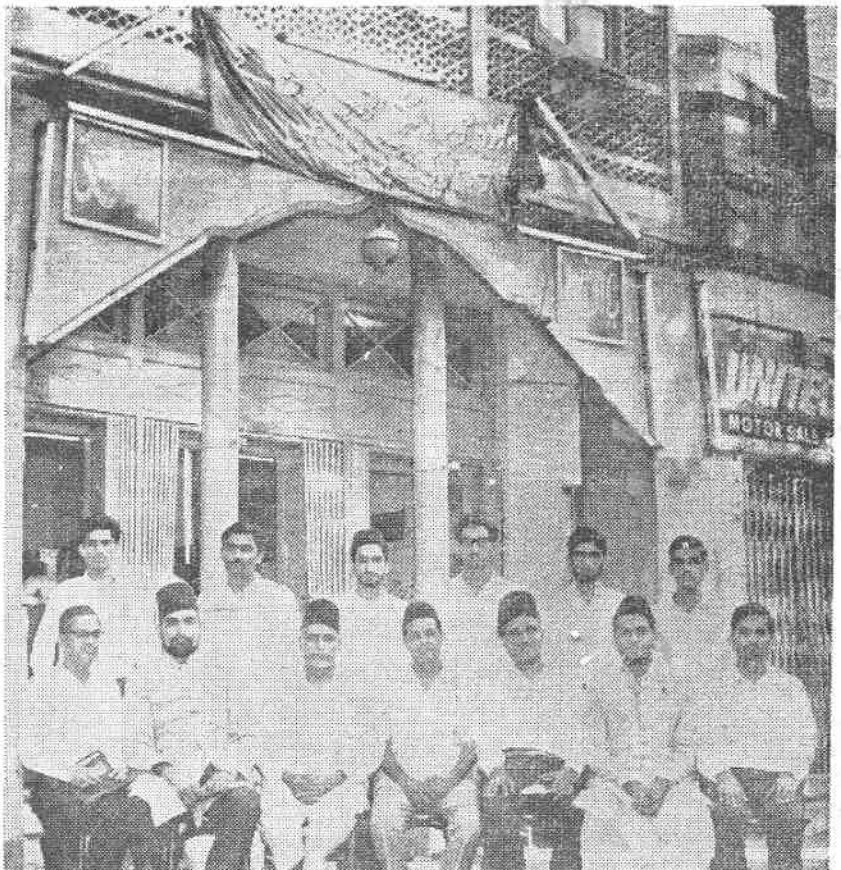

ممبران انتظامیہ کمیٹی :
کرسیوں پر (R. To L)
۱ عبدالرشید سماٹری
۲ مولوی محمد اجمل شاھد
۳ مرزا عبدالرحیم بیگ سیکرٹری
۴ میجر شمیم احمد نائب صدر
۵ چودھری احمد مختار صدر
۶ مولانا عبدالمالک خان
۷ لطیف تاثیر

ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا